بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

شمارہ 33

ہفت روزہ
# بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

10 رجب 1426 ہجری 16 ظہور 1384 ہش 16 اگست 2005ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

## اخبار احمدیہ

قادیان 3 1اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور پر نور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے پہلو سادگی، قناعت پر روشنی ڈالی، پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللّٰھم ایّدامامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ

# بیعت کے ساتھ عمل صالح ضروری ہے

......(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)......

آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ آج کل بلا کا زمانہ ہے طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے۔ صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گذارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دُعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دیتا ہے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

عمل صالح کی تعریف:۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہیں۔ ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کیلئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گذارتا۔ ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 276-274)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سادگی اور قناعت کا بے نظیر نمونہ ہے

## جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن انکو زندگی کا مطلوب و مقصود نہیں بنانا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 اگست 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں سادگی اور قناعت سے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور اقدس نے آیت قرآنی قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (ص:۸۷) کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: تو کہہ دے کہ میں تم سے اس (بات) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سادگی اور قناعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دنیا کی نعمتیں عطا فرمائیں ہیں ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ نعمتیں زندگی کا مقصود و مطلوب نہیں بن جانی چاہئیں۔ ان کا استعمال اللہ کے حکم سے ہے اور اللہ کے حکم کے مطابق ہی ہونا چاہئے۔ اگر کوئی چیز ہماری زندگی کا اصل مطلوب و مقصود ہے تو وہ اللہ کی ذات اور اللہ کا پیار ہے۔

فرمایا ان دنیوی چیزوں کو سب کچھ نہ سمجھو دنیا کی چیزیں تمہارے فائدہ کیلئے ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھو کہ اگر اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان چیزوں کو مطلوب و مقصود نہ سمجھو اگر تم اللہ کا حق ادا کرنا بھول گئے تو یہی چیزیں تمہارا مطلوب و مقصود بن جائیں گی اور آہستہ آہستہ تم یاد الٰہی سے غافل ہو جاؤ گے فرمایا اس بارہ میں ہم کو قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى (طٰہٰ 132) ترجمہ: اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو دنیوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تا کہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں اور تیرے رب کا رزق بہت اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ دنیوی رزق اور اس کے سامانوں کو سب کچھ نہیں سمجھ لینا اور دنیوی اسباب اور عیاشی کی چیزوں کو اتنی حسرت۔

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# ایک احمقانہ قدم

اگر چہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/اگست میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ اطلاع دے دی تھی کہ پاکستانی حکام نے ربوہ کے پریس کو سیل کر دیا ہے لیکن یہ خبر اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ میں ۷/اگست کو منظر عام پر آئی۔ بی بی سی نے اور دیگر ملکی اخبارات نے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ پاکستانی پنجاب کی وزارت داخلہ کے حکم سے ربوہ میں چھاپہ مار کر جماعتی پریس اور دیگر اخبارات ورسائل کو بند کر دیا گیا ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ ان میں دیگر فرقوں کے خلاف قابل اعتراض مواد شائع ہوتا ہے۔

حکومت پاکستان اگر چہ ان دنوں دیگر فرقوں کے انتہا پسند اور جہادی ملاؤں کے خلاف امریکہ کے ایماء پر ایکشن لے رہی ہے اور کئی ملاؤں کو جیلوں میں بند کیا گیا ہے اور منافرت پھیلانے والے لٹریچر کو ضبط کیا جا رہا ہے لیکن یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ جماعت احمدیہ نے کسی فرقہ کے خلاف کونسا قابل اعتراض مواد شائع کر دیا ہے دیگر فرقوں کے علماء تو افغانستان کے طالبان کے حق اور وہاں کی موجودہ حکومت کے خلاف فتوے شائع کر رہے ہیں دوبارہ طالبانی حکومت لانے کیلئے جہاد میں سرگرم ہیں اور پھر آپس میں شیعہ سنیوں کے خلاف اور سنی شیعوں کے خلاف اور دیو بندی بریلویوں کے خلاف قتل وغارت بھرے فتوے شائع کر رہے ہیں ایسی کتب منظر عام پر آچکی ہیں جن میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی اشتعال انگیز کتب اسعد مدنی اور دیگر مولاناؤں کی کتب شامل ہیں اور جن میں نہ صرف اسلامی فرقوں کو ایک دوسرے کے خلاف جہاد کیلئے اُکسایا گیا ہے بلکہ غیر مسلموں کیلئے بھی نفرت بھری تعلیمات دی گئی ہیں۔ ہمیں ان فتووں اور ایسی کتب کے اقتباسات یہاں شائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام دنیا بریلویوں کے خلاف دیو بندیوں کے فتووں کو جانتی ہے اور دیو بندیوں کے فتوے بریلویوں کے خلاف کیا ہیں ان کا بھی سب کو علم ہے سب جانتے ہیں کہ سنی شیعوں کے بارے میں کیسے منافرت انگیز عقیدے رکھتے ہیں اور شیعوں کے سنیوں کے خلاف کیسی کیسی نفرت واشتعال سے بھری تعلیمات ہیں۔ اور سب ایک دوسرے کو مرتد قرار دے کر واجب القتل قرار دیتے ہیں اور ان فتووں پر گزشتہ دو دہائیوں سے پاکستان کی گلیوں میں مکانوں میں دکانوں میں حتی کہ مساجد میں بھی خوب کھلے دل سے عمل ہو رہا ہے۔ ایسے خوفناک حالات میں وہاں لوگ فجر کی نماز میں مساجد جانا بھول گئے ہیں۔ بوڑھے لوگ اپنے بچوں اور نوجوانوں کو مساجد میں لے جانے سے گھبراتے ہیں کہ کب کلاشنکوف سے نکلی ہوئی گولیاں ان کے سینوں کے پار ہو جائیں اور وہ حسرت و یاس سے اُن کے خون سے لت پت چہروں کو دیکھنے کی تاب نہ رکھیں۔

حکومت پاکستان کئی دنوں سے ایسی کتب ایسے فتوں اور ان پر عمل کرنے والے جہادی ملاؤں کی پکڑ دھکڑ کر رہی ہے اور ایسے لوگ جو تحریر وتقریر کے ذریعہ ایسی نفرتیں پھیلا رہے ہیں اور اشتعال انگیز مواد تقسیم کر رہے ہیں ان پر روک لگانے یا اُن کے رسائل کو بند کئے جانے کی بات تو ایک حد تک سمجھ بھی آتی ہے لیکن احمدی اخبارات ورسائل کی پابندی کی بات انصاف پسند دنیا کی سمجھ سے بالکل باہر ہے آج تک کسی احمدی اخبار یا رسالہ نے کسی مسلم یا غیر مسلم فرقے کے خلاف کوئی فتویٰ شائع نہیں کیا کسی کو مرتد اور واجب القتل نہیں قرار دیا۔ موجودہ جہادی کلچر میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے احمدیہ لٹریچر میں یا احمدی اخبارات میں گذشتہ دو دہائیاں تو درکنار جو کچھ گزشتہ سو سال سے چھپ رہا ہے وہ ایک کھلی کتاب ہے۔ لیکن اس کے باوجود احمدی اخبارات ورسائل پر پابندی ایک حیرت انگیز بات ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے جہادی ملاؤں کو خوش کرنے کیلئے حسب سابق یہ ایک منافقانہ کھیل کھیلا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ حکومت اور اس کی گزشتہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ انہوں نے پہلے سپاہ صحابہ کے لیڈر مولانا اعظم طارق کی تنظیم کو کالعدم قرار دیا اس پر پابندی لگائی اور پھر اس سے سمجھوتہ کر کے اس کو پارلیمنٹ کا ممبر بھی بنا دیا اور پھر اس کو کس نے موت کے گھاٹ اُتار دیا یہ بھی آج تک ایک معمہ ہے۔ اس حکومت نے کبھی پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو نکال دیا اور پھر کچھ ملاؤں کے دباؤ پر اس کو شامل بھی کر دیا۔ مشرف صاحب نے ریفرنڈم میں خود کو زیادہ ووٹ دلانے کیلئے ووٹر لسٹوں میں مذہب کے خانہ کو ختم کر کے احمدیوں کے ووٹ حاصل کر لئے پھر اس کے بعد باقی الیکشن میں مذہب کے خانہ کو شامل بھی کر دیا۔ لہٰذا احمدیوں کے پریس کو سیل کرنا اور ان کے اخبارات و رسائل پر پابندی لگانا یہ بھی اس حکوت کی سیاسی چالوں میں سے ایک چال ہے جس میں اس نے باوجود اس اعلان کے کہ ضیاء الحق نے جو منافرت پھیلائی تھی اور جو کلاشنکوف اور ڈرگ کلچر کو فروغ دیا تھا موجودہ حکومت اس کے خلاف ہے۔ پھر بھی احمدیوں کے معاملہ میں آج ضیاء الحق کی منظور کردہ ڈکٹیٹرانہ آرڈی نینس کا ہی سہارا لیا ہے۔

ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان ایکٹ نمبر ۴۵ بابت 1860 کے باب ۱۵ میں دفعہ 298A کے بعد 298B کا اضافہ کیا تھا جس کی رُو سے احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات سے روکنے کی مذموم کوشش کی تھی پھر دفعہ 298C کا اضافہ کر کے احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی تھی اور پھر اس آرڈینس نے قانونِ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ 99A میں بھی ترمیم کر دی جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا کہ وہ ایسے اخبار کتاب یا دیگر دستاویز کو جو تعزیرات پاکستان میں اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی ہو ضبط کر سکتی ہے اس آرڈینس کے تحت تمام پاکستان میں پریس اینڈ پبلکیشن آرڈی ننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ میں بھی ترمیم کر دی جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا کہ وہ ایسے پریس کو بند کر دیں جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے اور اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کر دے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس اخبار یا کتاب پر قبضہ کر لے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس کی دفعہ کی رُو سے پابندی ہے۔

مذکورہ آرڈی ننس تو فرعونِ زمانہ ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں پاس کیا پھر دو سال بعد ۱۹۸۶ء میں ایک اور آڈرینس پاس کر کے تعزیرات پاکستان میں دفعہ 295C کا اضافہ کر کے توہین رسالت بل پاس کیا جس کے تحت سینکڑوں احمدیوں پر اور بعض عیسائیوں پر توہین رسالت قانون کی چھری چلائی گئی۔ اور پھر وہی چھری مسلمان کہلانے والے آپس میں ایک دوسرے کی گردنوں پر چلانے لگے جس کے نتیجہ میں صرف گزشتہ سات سالوں میں پاکستان میں ایک اندازہ کے مطابق 66000 اشخاص موت کے گھاٹ اتارے جاچکے ہیں۔

جہاں تک 1984 کے احمدیہ مخالف آرڈینس کا تعلق تھا تو اس کے تحت احمدیوں پر جو حیران کن پابندی تھی اور جس پر آج تک تمام مہذب دنیا حیران ہے اور جس کے تحت اب پھر پاکستان میں احمدی اخبارات ورسائل پر ظالمانہ پابندی عائد کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر احمدی اسلامی اصطلاحات کا استعمال کریں گے کلمہ پڑھیں گے یا لکھیں گے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں یا لکھیں گے اذان دیں گے یا لکھیں گے تو حکومت پاکستان کے نزدیک اس ''منافرت انگیز'' لٹریچر سے حکومت پاکستان اور پاکستان کے مسلم باشندوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی اور ایسی صورت میں احمدیہ لٹریچر کو ضبط کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اب جو پابندی لگائی گئی ہے یہ اُسی پاداش میں ہے کہ احمدی اخبارات ورسائل باوجود اس کے کہ ان کو غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دیا جاچکا ہے۔ کلمہ لکھتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں۔ قرآنی آیتیں لکھتے ہیں۔ احادیث کا استعمال کرتے ہیں اور چونکہ ان اسلامی اصطلاحات پر مکمل طور پر مالکانہ حقوق پاکستانی حکومت یا پاکستان کے سرکاری مسلمانوں کو حاصل ہیں لہٰذا احمدی ان کا استعمال نہیں کر سکتے اور اگر وہ ان کا استعمال کریں گے تو اس سے حکومت پاکستان اور پاکستان کے سرکاری مسلمانوں کے جذبات واحساسات مجروح ہوتے ہیں اور ان کو ٹھیس لگتی ہے لہٰذا اس ''اشتعال انگیز'' لٹریچر نے اب پھر حکومت پاکستان اور پاکستان کے سرکاری ملاؤں کو ٹھیس پہنچائی ہے اور انہوں نے گویا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان میں ایک دوسرے کے خلاف قتل کے اشتہارات شائع کرنا اور کلمہ شائع کرنا دونوں بالکل برابر ہیں نہ تو قتل کے فتوے شائع ہوں اور نہ اسلامی کلمہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکومت بے عقلی میں ضیاء الحق سے بھی کئی گنا آگے بڑھ گئی ہے۔ مہذب دنیا حیران ہے کہ پاکستان میں پوری دنیا سے ہٹ کر منافرتوں کو پھیلانے اور اشتعال انگیزی پیدا کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ کوئی غیر مسلم کلمہ پڑھ لے یا بسم اللہ الرحمن بول یا لکھ لے یا اذان دے لے شاید تمام دنیا میں ایسی احمقانہ مثال کہیں پائی نہیں جاتی۔ آج تک مسلمانوں پر یہ الزام تو لگتا سنا ہے کہ انہوں نے زبردستی کلمہ پڑھوایا لیکن یہ زبردستی ان بدقسمتوں کے ہاتھ آئی کہ کلمہ گو کو کلمہ سے روک دیا ایسا کر کے پاکستان کی موجودہ حکومت نے ضیاء الحق کے بھوت کو شیشے سے پھر باہر آنے کی اجازت دی ہے اور پہلے سے ہزاروں مصیبتوں میں گرفتار پاکستان کے عوام کو نئے سرے سے اپنے دور کی ایک نئی جہالت ورذالت کی دلدل میں دھکیلنے کی مذموم شروعات کر دی ہے۔ آئندہ آنے والے خطرناک دن اس قوم کو کہاں لے جا کر کھڑا کر دیں گے اس وقت تو کہنا مشکل ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ پاکستان کے تمام حکمرانوں نے اور پاکستانی قوم نے آج جس خوفناک دنوں کا منہ دیکھا ہے دراصل وہ احمدیوں پر متواتر مظالم ڈھانے کی پاداش میں ہی ہیں اس حکومت کو ذوالفقار علی بھٹو کا انجام اور ضیاء الحق کا انجام اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہئے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اب تک پاکستان کا کوئی بھی حکمران احمدیوں کی مخالفت کے بعد چین کی حکومت نہیں کر سکا۔ پاکستانی عوام احمدیوں پر مظالم ڈھانے کے انجام کو کئی دہائیوں سے قتل وغارت لوٹ مار اور طرح طرح کے اذیت ناک عذابوں کے نتیجہ میں بھگت رہے ہیں اب اس حکومت نے اگر یہ نیا سلسلہ شروع کیا ہے تو اس کو بھی اپنے آنے والے خوفناک انجام کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

بہر حال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت عالمگیر کو اپنے مظلوم پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے دردمندانہ دعائیں کرنے اور عرش الٰہی کو ہلانے کی تلقین فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

## ضروری اعلان

### بابت انتخاب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و نائب صدر صف دوم

### برائے سال جنوری 2006 تا 31 دسمبر 2007

صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کی میعاد انتخاب ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ کو ختم ہو رہی ہے اس لئے امسال صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم ہر دو عہدوں کا دو سال کی مدت کیلئے انتخاب ہوگا۔ اس تعلق میں ضروری سرکلر بمع قواعد انتخاب تمام مجالس کو بھجوایا جاچکا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ مجالس اپنے ہاں اس سلسلہ میں کارروائی کر کے صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کیلئے نام ۲۵ اگست تک بھجوائیں۔

اعلان ہذا کے ذریعہ اسکی یاد دہانی کرائی جاتی ہے اور اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ انتخاب صدر مجلس و نائب صدر صف دوم کے قواعد میں ترمیم کے تحت قادیان سے نام نہیں بھجوائے گئے ہیں بلکہ ہر مجلس کو یہ حق ہے کہ وہ قواعد انتخاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی مجلس میں جلسہ انتخاب منعقد کر کے انتخاب کی رپورٹ دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کو ارسال کریں زعماء کرام ۲۵ اگست تک یہ کارروائی مکمل کر کے رپورٹ بھجوائیں۔ (قائد عمومی)

# خطبہ جمعہ

## امانت، دیانت اور عہد کی پابندی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کی پاکیزہ سیرت کے واقعات کا بیان۔

**یہ امر ایسا خُلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقہ میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔**

**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے جو اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔**

(انڈونیشیا میں جماعت کی شدید مخالفت کے واقعات کے حوالہ سے احباب کو خصوصی دعا کی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز۔فرمودہ 15 رجولائی 2005ء بمطابق 15 روفا 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ﴾ (المومنون:9)۔

اپنے بیرونی ممالک کے دوروں سے پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مضمون بیان کر رہا تھا اور خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق اور سیرت کے ہر پہلو کو کچھ حد تک بیان کروں۔ لیکن پھر دوروں کی وجہ سے وہاں کی مقامی ملکی ضرورت کے مطابق خطبات اور تقاریر ہوتی رہیں۔ میرا خیال تھا کہ سفر میں بھی اس مضمون کو جاری رکھوں گا مگر جیسا کہ میں نے کہا کہ مقامی ضروریات کی وجہ سے وہاں دوسرے مضمون بیان ہوتے رہے۔ گو جیسا کہ میرا طریق ہے ان خطبات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور نصائح کے مطابق ہی مختلف تربیتی مضامین بیان ہوتے رہے، مگر سوائے کینیڈا کے جلسے کی ایک تقریر کے آپؐ کی سیرت کے کسی خاص پہلو کو لے کر خطبات کا سلسلہ نہیں چل سکا۔ بہرحال آج پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہی مضمون بیان کرنے لگا ہوں اور انشاء اللہ مختلف خطبات میں بیان ہوتا رہے گا۔ لیکن بیچ میں ہو سکتا ہے کہ جلسوں کی وجہ سے پھر دوسرے مضامین بھی آتے رہیں۔

بہرحال جیسے کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ان خطبات میں آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کا بیان ناممکن ہے، یہ بیان ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن مختلف پہلوؤں کی جو چند جھلکیاں ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے بھی چند ایک سننے اور پڑھنے کے بعد جو ایک مومن میں تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے، اگر وہ نیک نیت ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سنے اور پڑھے، وہ تبدیلی یقیناً ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بننے کی طرف لے جانے والی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آج بھی ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام قرب اور قوت قدسی کی برکت سے اس اُسوہ پر اور تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے جو آپؐ نے ہمیں دی اپنا قرب عطا فرما سکتا ہے اور فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اور اس کا آپؐ کے ذریعہ اعلان بھی فرمایا جیسا کہ فرمایا کہ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ- وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران:32)۔ یعنی تو کہہ دے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے قصور بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو دیکھیں بڑا واضح ارشاد ہے کہ آپؐ کی محبت اور اس محبت کی وجہ سے آپؐ کی اتباع ایک زمانے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ہمیشہ رہنے والا اور جاری حکم ہے۔ یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا قرب پاؤ گے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلو تاکہ خدا کا پیار حاصل کر سکو اور اس کا قرب پا سکو۔ اللہ تعالیٰ اس اہم نکتے کو ہر احمدی کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوہ کے جس پہلو کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ہے امانت و دیانت اور عہد کی پابندی۔ یہ ایک ایسا خُلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں، جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے نہ دیانت رہتی ہے، نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے، اپنے اسوہ سے، اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ اس پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تبھی تو حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ آپؐ کے اخلاق کے لئے قرآن کریم کی تعلیم دیکھ لو۔ یعنی آپؐ کا ہر فعل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا۔

اب دیکھیں آج کل بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ اپنے آپ کو بڑی پڑھی لکھی اور مہذب کہنے والی قومیں کمزور قوموں کو نیچا دکھانے کے لئے ایسے حربے استعمال کر رہی ہوتی ہیں کہ انسانیت کو شرم آئے۔ جنگوں کی وجہ سے بغض اور کینے کی آگ اس قدر بھڑک رہی ہوتی ہے کہ مقصد صرف اور صرف دوسری قوم کو ذلیل و رسوا کرنا اور تباہ کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے اسلام پھیلانے کے لئے جنگیں کیں یا اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جنگیں کیں۔ یہ سب الزام اور بہتان ہیں، اس وقت میں اس موضوع پر تو بات نہیں کر رہا لیکن ایک جنگ کے دوران کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں، جبکہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح دشمن کو ایسی حالت میں لایا جائے جس سے وہ مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دے، آپؐ نے امانت و دیانت کے کیا اعلیٰ نمونے دکھائے اور تاریخ اس کی گواہ ہے۔ جب اسلامی فوجوں نے خیبر کو گھیرا تو اس وقت وہاں کے ایک یہودی سردار کا ایک ملازم، ایک خادم، ایک جانور چرانے والا جانوروں کا نگران جانوروں سمیت اسلامی لشکر کے علاقے میں آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو اب مسلمان ہو گیا ہوں، واپس جانا نہیں چاہتا، یہ بکریاں میرے پاس ہیں، ان کا اب

میں کیا کروں۔ان کا مالک یہودی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ قلعے کی طرف پھیر کر ہانک دو۔وہ خود اس کے مالک کے پاس پہنچ جائیں گی۔چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا اور قلعہ والوں نے وہ بکریاں وصول کر لیں، قلعے کے اندر لے گئے۔ تو دیکھیں یہ ہے وہ امانت و دیانت کا اعلیٰ نمونہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا۔کیا آج کوئی جنگوں میں اس بات کا خیال رکھتا ہے۔نہیں، بلکہ معمولی رنجشوں میں بھی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی، ایک دوسرے کا پیسہ مارنے کی اگر کسی نے کسی سے لیا ہو تو، کوشش کی جاتی ہے۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی احساس تھا کہ اس حالت میں بھی جبکہ دشمن کے مال پر قبضہ مل رہا تھا، اس طرح کے قبضے کو ناجائز سمجھا۔اس محاصرے کی وجہ سے، اس گھیرے کی وجہ سے جو قلعے کا تھا، باہر سے تو خوراک اندر جا نہیں سکتی تھی اور یہ بکریاں جو تھیں یہ قلعے والوں کے لئے کچھ عرصے کے لئے خوراک کا سامان مہیا کر سکتی تھیں۔محاصرہ لمبا بھی ہو سکتا تھا، لڑائی لمبی بھی ہو سکتی تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ برداشت نہ کیا کہ ایک شخص جو کسی کے مال کا امین بنایا گیا ہے اور اب مسلمان ہو چکا ہے وہ مسلمان ہو کر کسی خیانت کا مرتکب ہو۔اور اس شخص کو اسلام لاتے ہی پہلا سبق یہ دیا کہ امانت میں کبھی خیانت نہیں کرنی چاہئے۔جیسے بھی حالت ہو تم نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کی ہمیشہ تعمیل کرنی ہے کہ اپنی امانتوں کی نگرانی کرو۔ان کو واپس لوٹاؤ۔اس نگرانی سے کبھی بے پرواہ نہ ہو۔پس یہ ہے ایسے حالات میں آپ کا امانت و دیانت کا اعلیٰ معیار۔اس وقت جب جنگ ہو رہی تھی شاید مسلمانوں کو بھی خوراک کی ضرورت ہو اور وہ بکریاں ان کے کام آ سکتی تھیں اور بعضوں کے نزدیک شاید یہ جائز بھی ہو کہ یہ مال غنیمت کے زمرہ میں آتا ہے۔لیکن آپؐ نے فرمایا: نہیں یہ ناجائز ہے، خیانت ہے۔اور ناجائز اور خیانت سے لیا ہوا مال مسلمان پر حرام ہے۔

پس یہ سبق ہیں اور یہ اسوہ ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں دیا۔اب اس کی مختلف مواقع کی چند اور مثالیں ہیں وہ میں پیش کرتا ہوں۔

آپؐ کی پاک فطرت میں امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کا اعلیٰ خُلق دعویٰ نبوت سے پہلے بھی تھا۔اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور قرآنی تعلیم نے اس کو مزید اجاگر کیا اور مزید نکھارا۔وہ واقعہ بھی دیکھیں جس سے آپؐ کے مختلف اخلاق اور اخلاقی پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔اس میں ایک سبق یہ بھی ہے جو کہ عہد کی پابندی کے بارے میں ہے۔دعویٰ نبوت سے پہلے مکہ کے چند شرفاء نے مل کر لوگوں کے بعض حقوق قائم کرنے کے لئے، ان کو حقوق دلوانے کے لئے انسانیت کی خدمت کے لئے ایک معاہدہ کیا تھا جس کا نام **حلف الفضول** تھا۔ اس معاہدے کے تحت جب ایک مظلوم نے اس معاہدے کا حوالہ دے کر آپؐ سے مدد کی درخواست کی تو آپؐ فوراً اٹھے اور گو دعویٰ نبوت کے بعد آپؐ پر بڑے سخت حالات تھے اور ابو جہل تو مخالفین میں سب سے زیادہ بڑھا ہوا تھا لیکن اس عہد کی وجہ سے جو آپؐ نے کیا تھا۔بہت پہلے کا کیا ہوا عہد تھا، جس میں سے بہتوں نے تو شاید اس عہد کو توڑ بھی دیا ہو یا بھول بھی ہو گئے ہوں لیکن کیونکہ آپؐ ایک دفعہ عہد کر چکے تھے اس لئے اس کو آپؐ نے ان حالات میں بھی نبھایا۔آپؐ فوراً اس شخص کی مدد کے لئے ابو جہل کے پاس گئے اور اس کا حق اس کو دلوایا۔

آپؐ کی امانت و دیانت جوانی میں ہی اس قدر مشہور تھی کہ قریش مکہ آپؐ کو ہمیشہ جوانی کے دوران بھی 'امین' کے نام سے پکارا کرتے تھے۔اس لئے جب حجر اسود کے رکھنے کے بارے میں ایک فیصلے کے تحت سرداران قریش سب سے پہلے آنے والے کا انتظار کر رہے تھے کہ صبح جو بھی سب سے پہلے آئے گا اس سے فیصلہ کروائیں گے۔تو انہوں نے جب آپؐ کو آتے دیکھا تو بے اختیار ھٰذَا الْاَمِیْنُ ان کے منہ سے نکلا کہ یہ تو امین ہے۔یقیناً یہ بہترین فیصلہ کریں گے۔اور پھر دنیا نے دیکھا کہ آپؐ نے کیا خوبصورت فیصلہ فرمایا۔تمام گروہوں کی تسلی ہو گئی۔نبوت سے پہلے کا یہ ذکر ہے۔ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی بعثت سے پہلے ایک سودا کیا۔میرے ذمے کچھ رقم تھی، ادا کرنی رہ گئی تھی۔تو میں نے کہا آپؐ اسی جگہ ٹھہریں میں بقیہ رقم لے کر آیا۔گھر آنے پر کہتے ہیں میں بھول گیا۔کہتے ہیں مجھے تین دن کے بعد یاد آیا۔پس مَیں گیا تو دیکھا کہ آپؐ اسی جگہ کھڑے ہیں۔مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا اے نوجوان! تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔مَیں تین دن سے اس جگہ تیرا انتظار کر رہا ہوں۔(ابو داؤد کتاب الأدب باب فی العدة)

یعنی عہد کا اتنا پاس تھا۔اس سے کہہ دیا ٹھیک ہے مَیں تمہارے انتظار میں یہاں کھڑا ہوں۔اور کیونکہ ایک بات منہ سے نکال دی تھی کہ انتظار میں کھڑا ہوں اس لئے تین دن تک مختلف اوقات میں وہاں جاتے رہے، دیکھتے رہے اور خاص طور پر اس وقت جس وقت وہ کہہ کے گیا تھا کہ انتظار کریں آپؐ وہاں جا کے انتظار کرتے رہے۔تو یہ معیار تھے جو آپؐ نے اپنی بات کے، اپنے وعدوں کے، اپنے عہدوں کے قائم کئے۔

پھر نوجوانی کے زمانے کی یہ روایت ہے جب حضرت خدیجہؓ نے اپنا مال تجارت دے کر آپؐ کو بھیجا اور ایک غلام جو ساتھ [illegible] نے جب آپؐ کی امانت و دیانت کی تصویر کھینچی تو حضرت خدیجہؓ نے اس سے متاثر ہو کر آپؐ کو رشتے کا پیغام بھیجا۔

پھر مکہ والوں میں سے ہی، ان دنوں میں جب آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ایک شخص نے آپؐ کے بارے میں گواہی دی۔یہ شخص نضر بن حارث ہیں۔انہوں نے تمام قریش کو مخاطب کر کے یہ اعلان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، تم میں پلا بڑھا، تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کا مالک ہے، تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہے، اور تم میں سے سب سے زیادہ امین ہے۔جب تم نے اس کی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار دیکھے اور وہ تمہارے پاس وہ تعلیم لے کر آیا جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے تو تم نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ساحر ہے۔اللہ کی قسم وہ ہرگز ساحر نہیں ہے۔

(الشفا. لقاضی عیاض .الفصل العشرون .عدله وامانته ﷺ)

تو یہ ساری خصوصیات جو آپؐ کی نوجوانی میں سب کو نظر آئیں اور قوم کے اس وقت جو شرفاء تھے، انہوں نے اس پر گواہی بھی دی۔تو دوسرے لوگ جو مخالفین تھے، اعتراض کرنے والے تھے، ان میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، ہم نے تو کبھی امین نہیں دیکھا۔بلکہ سب خاموش ہو گئے۔بلکہ آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد بھی جب مخالفت زوروں پر تھی اور سردار آپؐ کے مخالف تھے مکہ کے رہنے والوں میں سے ہی لوگ تب بھی آپؐ کے پاس اپنی امانتیں رکھوا دیا کرتے تھے۔کیونکہ پتہ تھا کہ یہی ایک امین شخص ہے جس کے پاس ہماری رکھی ہوئی امانت کبھی ضائع نہیں ہو گی۔

اور پھر دیکھیں آپؐ نے ان کا کیسے حق ادا کیا کہ جب آپؐ نے مکہ سے ہجرت کرنی تھی تو اس وقت بھی بہتوں کی امانتیں آپؐ کے پاس تھیں اور آپؐ نے اس کا انتظام فرمایا۔اس بارے میں بھی دیکھیں کہ کیسی مثال قائم کی۔ اس وقت کفار آپؐ کے خون کے پیاسے تھے جب آپؐ نے ہجرت کا فیصلہ کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے، حکم سے، فیصلہ ہوا کہ آپؐ ہجرت کریں۔اور پروگرام کے مطابق بڑی خاموشی سے ہجرت کی تھی۔اگر آپؐ پہلے امانتیں لوٹانے کا انتظام فرماتے تو بات نکل جاتی، خطرہ پیدا ہو جاتا۔لیکن آپؐ کو اس بات کی بھی فکر تھی کہ لوگوں کی امانتیں ان تک پہنچ جائیں۔کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہو کہ ہماری امانتیں دیئے بغیر چلے گئے۔ہم تو امین سمجھے تھے آج ہم دھوکہ کھا گئے۔یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔تو اس کے لئے آپؐ نے یہ انتظام فرمایا کہ حضرت علیؓ کو مقرر کیا اور ان کے سپرد امانتیں کیں کہ جن جن لوگوں کی امانتیں ہیں ان کو لوٹا دینا۔اور فرمایا اس وقت تک تم نے مکہ میں ہی رہنا ہے جب تک ہر ایک کو اس کی امانت نہ پہنچ جائے۔پس اس صادق و امین نے اُس مشکل وقت میں بھی اپنے ایک جاں نثار کو پابند فرمایا کہ اس شہر کے لوگوں نے تو مجھے نکالنے یا ختم کرنے کے سامان کئے ہیں۔لیکن میرے امین ہونے کے اعلیٰ معیار کا تقاضا یہ ہے کہ اُن کی امانتوں کو محفوظ طریقہ سے اُن تک واپس پہنچایا جائے۔پھر آپ نے جہاں امانت و دیانت کے یہ اعلیٰ نمونے دکھائے وہاں اُمت کو بھی نصیحت کی کہ اس کی مثالیں قائم کرو۔اور پھر چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی اس کا خیال رکھو۔مثلاً میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔اس میں بھی آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ یہ تعلقات امانت ہوتے ہیں ان کا خیال رکھو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہو گی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے۔پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

(سنن ابی داؤد. کتاب الأدب باب فی نقل الحدیث)

آج کل کے معاشرے میں میاں بیوی کی جو آپس کی باتیں ہوتی ہیں وہ لوگ اپنے ماں باپ کو بتا دیتے ہیں اور پھر اس سے بعض دفعہ بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں۔لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔بعض دفعہ ماں باپ کو خود عادت ہوتی ہے کہ بچوں سے کرید کرید کے باتیں پوچھتے ہیں۔پھر یہی جھگڑوں کا باعث بنتی ہیں۔اس لئے آپؐ نے فرمایا: میاں بیوی کی یہ باتیں خواہ کسی بھی قسم کی باتیں ہوں نہ ان کا حق بنتا ہے کہ دوسروں کو بتائیں اور نہ دوسروں کو پوچھنی چاہئیں اور سننی چاہئیں۔اگر اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں تو بہت سارے جھگڑے میرے خیال میں خود بخود ختم ہو جائیں۔

پھر آپؐ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو امانت لوٹا دے جس نے تم پر اعتماد کر کے تمہارے پاس امانت رکھی اور اس شخص سے بھی خیانت نہ کر جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب البیوع باب ما جاء فی النهی للمسلم)

یہ صرف نصیحت ہی نہیں بلکہ جیسا کہ ہم پہلے دیکھ آئے ہیں آپؐ نے کس طرح امانتیں لوٹانے کا حق ادا کیا۔

پھر ہمیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا، حضرت ابوہریرہؓ اس کی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جھوٹ سے کام لیتا ہے۔ جب اس پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الشھادات باب من امر بانجاز الوعد)

تو یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ اللہ ہر احمدی کو ایسی حالت سے محفوظ رکھے۔ اور ہر ایک کو ہمیشہ سچوں، ایمانداروں اور عہدوں کی پابندی کرنے والوں میں شامل رکھے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّاأَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّاعَهْدَ لَهٗ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کی پابندی نہیں کرتا، اس کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ135 مطبوعہ بیروت)

اپنے عمل سے امانتوں کے معیار قائم کرنے کے علاوہ عہد کے پورا کرنے کے بارے میں آپؐ نے کیا نمونے ہمیں دکھائے اور آپؐ کے عہد کے پابند ہونے کی دشمن نے کس طرح گواہی دی اس کی بھی ایک مثال دیکھ لیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیانؓ نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ اس زمانے میں جبکہ ہمارے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا تھا، میں شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گیا۔ ابھی میں شام میں ہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی خط قیصر روم ہرقل کے پاس پہنچا۔ یہ خط دِحْیَہ کَلْبِی لائے تھے۔ انہوں نے بُصریٰ کے سردار کو یہ خط دیا کہ وہ ہرقل کے پاس آپؐ کا یہ خط پہنچا دے۔ جب یہ خط ہرقل کو ملا تو پوچھا کہ عرب میں جو شخص نبی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے کیا اس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں کچھ لوگ اس علاقے میں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مجھے قریش کی جماعت سمیت بلایا گیا۔ کہتے کہ جب ہم ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ پھر ہرقل نے پوچھا تم میں اس عربی شخص کا جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ چنانچہ منتظمین نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا کہ ان لوگوں کو جو میرے سامنے بیٹھے ہیں کہو کہ میں اس شخص سے متعلق جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ابوسفیان سے بعض باتیں پوچھوں گا اگر یہ جھوٹ بولے تو تم مجھے پیچھے سے اشارہ کر کے بتا دینا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھنے والے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں ضرور کذب بیانی سے کام لیتا۔

تو بہرحال یہ ایک لمبی روایت ہے۔ جہاں ہرقل نے بہت سے سوال پوچھے ان میں سے ایک عہد کے بارے میں بھی تھا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ سارے سوالوں کے بعد پھر اس نے جب مجھ سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) یہ پوچھا کہ کبھی اس نے غداری اور بدعہدی بھی کی ہے؟ تو میں نے کہا اس سے پہلے تو نہیں کی لیکن آج کل ہمارا اس سے صلح کا معاہدہ ہوا ہے، نامعلوم اب وہ اس کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرے۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس ساری گفتگو میں سوائے اس بات کے مجھے آپؐ کے خلاف کہنے کا کوئی اور موقع نہ ملا۔ تو بہرحال اس جواب پر ہرقل نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ کبھی اس نے غداری کی ہے؟ تو تم نے کہا ہے کہ نہیں کی۔ یہی تو رسولوں کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کبھی بدعہدی اور غداری نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کبھی امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ وہ قول کے پکے اور سچے ہوتے ہیں۔ پس دیکھیں وہاں رہنے والوں کا سینہ نہیں کھلا جبکہ ہرقل کو یہ بات سمجھ آ گئی۔ اللہ ہی ہے جو کسی کا سینہ کھولتا ہے۔

پھر صلح حدیبیہ کے معاہدے کی پابندی کے ضمن میں ہی عہد کی پابندی کا یہ واقعہ بھی عدیم المثال ہے، جس کا تاریخ میں یوں ذکر آتا ہے کہ ابھی صلح حدیبیہ کا صلح نامہ لکھا جا رہا تھا کہ ابوجندلؓ بن سہیل بن عمرو زنجیروں سے بندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی خدمت میں آئے جبکہ مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ پہلے تو بڑے ذوق وشوق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی خبر سن کر مکہ کی زیارت اور فتح کی امید سے آئے تھے۔ اب جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح صلح کر کے واپس ہوتے دیکھا تو مسلمان بہت افسردہ دل ہو گئے اور قریب تھا کہ اس رنج سے ہلاک ہو جائیں۔ تو بہرحال سہیل بن عمرو نے اپنے بیٹے ابوجندل کو کھڑا دیکھا تو ایک طمانچہ اس کے منہ پر مارا اور حضورؐ سے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے تمہارے درمیان قضیہ کا اس کے آنے سے پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ یعنی میں اپنے بیٹے ابوجندلؓ کو تمہارے ساتھ جانے نہ دوں گا۔ حالانکہ یہ بھی غلط بات تھی۔ بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ سہیل نے ابوجندلؓ کو کھینچ کے پیچھے کرنا چاہا تاکہ قریش میں پہنچا دے۔ ابوجندلؓ نے شور کرنا شروع کر دیا کہ یارسول اللہ! اور اے مسلمانو! کیا میں کافروں میں واپس کر دیا جاؤں گا تاکہ وہ مجھ کو تکلیفیں پہنچائیں۔

مسلمانوں کو اس سے بہت قلق ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوجندل! تم چند روز اور صبر کرو۔ عنقریب خداوند تعالیٰ تمہارے واسطے کشادگی پیدا کرے گا۔ میں مجبور ہوں وَاَعْطَیْنَاهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَاَعْطُوْنَا عَهْدَ اللّٰهِ وَاِنَّا لَا نَغْدُرُ بِهِمْ کہ ہم نے اس بارے میں ایک دوسرے سے معاہدہ کر لیا ہے اور ہم ان سے کئے گئے عہد کی ہرگز بدعہدی نہیں کریں گے۔

(سیرت ابن ھشام ۔امر الحدیبیۃ ۔ماأھم الناس من الصلح ومجیٔ ابی جندل)

دیکھیں سب سے زیادہ تکلیف اور صدمہ تو آپؐ کو اس واقعے سے پہنچا ہوگا۔ لیکن آپؐ نے عہد کا پاس کیا۔ اس کی پابندی کی۔ حالانکہ عہد ابھی لکھا ہی گیا تھا۔ شاید اس کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی ہو۔ اور اس دوران ابوجندل وہاں پہنچ چکے تھے۔ لیکن آپؐ جو معاہدوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے تھے، آپ جو اس بات کا سب سے زیادہ ادراک رکھتے تھے کہ اپنے عہدوں کی پابندی اور نگرانی کرو۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو، میں مجبور ہوں اور عہد پر عمل کا پابند ہوں۔ اور پھر دیکھیں عہد کی پابندی کا اجر اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا دیا اور ان مظلوموں اور مجبوروں کے صبر کا پھل کتنا بڑا دیا کہ خود کفار سے ہی ایسی حرکتیں سرزد ہو گئیں جن سے عہد ختم ہو گیا، معاہدہ ٹوٹ گیا اور آخر اس کے نتیجہ میں فتح مکہ ہوئی۔

پھر دیکھیں جنگوں میں اور خاص طور پر جنگ بدر میں جب مسلمان بہت ہی کمزور تھے۔ جتنی بھی مدد مل جاتی اتنی ہی کافی تھی کیونکہ کفار بھرپور رنگ میں تیار ہو کر آئے تھے۔ آپ نے عہد کی پابندی کی خاطر دو اشخاص کو جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا۔ اس واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے کے لئے مجھے یہ بات مانع ہوئی، روک یہ بن گئی کہ میں اور اَبُو حُسَیْل نکلے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمد (ﷺ) سے ملنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ صرف مدینہ جانے کا ہے۔ انہوں نے ہم سے عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ جائیں گے اور محمد (ﷺ) کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کو اس واقعہ سے جو ہمیں پیش آیا تھا آگاہ کیا۔ یہ سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اور ان سے کیا ہوا عہد پورا کرو۔ ہم ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں گے۔ (مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد)

دیکھیں یہ تھا آپ کا عمل۔ آدمیوں کی سخت ضرورت ہے۔ ایک ایک آدمی کی اہمیت ہے۔ جنگ کی حالت میں کوئی بھی ایسی باتوں کو اہمیت نہیں دیتا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا عہد کو نبھانا ضروری ہے۔ اللہ خود ہمارا مددگار ہوگا۔ اور پھر دیکھیں اللہ نے بھی کس طرح مدد فرمائی۔

پھر ایک اور واقعہ دیکھیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس باریکی سے آپ عہدوں کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ حسن بن علی بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ ابورافعؓ نے انہیں بتایا کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی۔ اس پر میں نے کہا: یارسول اللہ! بخدا میں ان قریش کے ہاں واپس نہیں جاؤں گا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بدعہدی نہیں کیا کرتا اور نہ سفیروں کو قید کرتا ہوں۔ البتہ تم واپس جاؤ اور اگر تمہاری وہ کیفیت جو اس وقت ہے برقرار رہے (یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ وقتی جوش تو نہیں ہے) تو واپس آ جانا۔ ابورافع کہتے ہیں کہ میں واپس گیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد۔ باب فی الامام یستجن بہ فی العھود)

تو ہر نئے مسلمان ہونے والے کو آپؐ نے پہلے دن سے ہی یہ سبق دیا کہ ایک تو امانت میں خیانت نہیں کرنی، اس کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔ دوسرے یہ کہ عہد کی پابندی کرنی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امین ہونے کی شان کی جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اصل تو وہ شان ہے، اور یہ مثالیں اس کی چند معمولی جھلکیاں ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

"امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی وجسمانی ہیں"۔ یعنی تمام روحانی اور جسمانی نعمتیں ہیں۔" جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے۔ اور پھر انسان کامل برطبق آیت ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا﴾۔ (سورۃ النساء آیت :59)"۔ یعنی اس آیت کے مطابق کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا﴾ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کر دو"۔ اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے۔ یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی امی صادق ومصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 161-162)

تو امانت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تمام طاقتوں کا اس کے موقع پر اور صحیح محل پر استعمال ہو اور اظہار ہو۔ اور اس کی سب سے اعلیٰ صورت یہ ہے کہ یہ تمام طاقتیں اور صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق خرچ کیا جائے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہوتے ہوں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا ہوتے ہوں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اسی سوچ اور فکر میں گزرے کہ یہ حقوق ادا کرنے ہیں اور اپنی تمام طاقتیں اور صلاحیتیں اس کی تعلیم کے مطابق خرچ کرنی ہیں۔ تبھی کہا جا سکتا ہے کہ اُس نے اپنی امانتوں کو اور عہدوں کو صحیح طور پر نبھایا اور ان کا حق ادا کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کی زندگی کا جائزہ لیں تو ان تمام اخلاق کا اعلیٰ ترین معیار ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اور یہی اسوۂ حسنہ ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ اس کی پیروی سے ہمیں بھی خدا تعالیٰ کا قرب مل سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے“۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19-20)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان خوش قسمتوں میں شامل فرمائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے والوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں۔ اور ہمیشہ اپنے عہدوں کا حق ادا کرنے والے، عہدوں کو پورا کرنے والے، اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

ایک اور بات میں کہنی چاہتا ہوں۔ آجکل دنیا کے بعض ممالک میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور جہاں باقاعدہ جماعت احمدیہ بھی ہے وہاں مخالفین بڑے سرگرم ہوئے ہوئے ہیں۔ ہماری پہنچ تو دنیاوی طاقت کے لحاظ سے نہ کسی دنیاوی بادشاہ تک یا صدر تک یا کسی اور تک ہے اور نہ ہی اُن پر ہمارا انحصار ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اسی سے مدد مانگنے والے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر ان دنوں میں بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر آج کل انڈونیشیا میں کافی فساد پھیلا ہوا ہے۔ گزشتہ دنوں میں وہاں ہمارا جلسہ ہو رہا تھا اور مخالفین نے حملہ کیا۔ کچھ احمدی زخمی بھی ہوئے اور اس کے بعد خبریں آ رہی تھیں کہ آج وہاں کے ایک شہر میں (اس کا نام مجھے بھول گیا) حملے کا پروگرام تھا۔ تو آج انہوں نے جمعہ کے وقت وہ حملہ کیا ہے۔ تو کچھ احمدی وہاں زخمی بھی ہوئے ہیں اور انتظامیہ کا تعاون بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ مسجد انتظامیہ نے ہمارے آدمیوں سے خالی کروالی ہے۔ تو بہر حال اللہ تعالیٰ خود ہی ان مخالفین سے نمٹے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ یہ تو بہر حال ہمیں پتہ ہے اور ہر ایک احمدی کو علم ہونا چاہئے کہ جماعت کی ترقی جب بھی ہوگی یہ باتیں بھی ہوں گی۔ دشمن کی حسرت کی آگ بھڑکے گی۔ لیکن جب دشمن کی حسرت کی آگ بھڑکتی ہے تو احمدی کا بھی کام ہے کہ اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائے اور دعائیں کرے۔ اپنے لئے دعائیں کرے، ایمان کی ترقی کے لئے دعائیں کرے، جو عہد بیعت باندھا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے دعائیں کرے اور مجموعی طور پر جماعت کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور یہ بھی دعائیں کرے کہ اللہ تعالیٰ متاثرہ احمدیوں کو بھی حوصلہ دے اور صبر دے اور استقامت دے اور ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

## مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر ”مریم شادی فنڈ“ کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

”امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا“

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام وکمال پورا ہوتا رہے۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 2003-04 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 2004-05 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء وصدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:۔

”مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں“

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب وخواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے۔ اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کر کے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

## مقابلہ مقالہ نویسی مجلس انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان ”نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں“ تجویز کیا گیا ہے مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ انعام اول 1000 روپے انعام دوم 700 روپے اور انعام سوم 500 روپے ہے۔

مقالہ دفتر انصار اللہ بھارت میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31 اگست ہے۔ ناظمین حضرات وزعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اراکین کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ (قائد تعلیم)


ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL
JEWELLERS
Rabwah
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 0092-4524-214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں اور غیروں سے کامل عدل وانصاف بلکہ احسان کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔

# آنحضرت کے اُسوہ کو اپنا اور دنیا میں انصاف قائم کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کرنے کی نصیحت۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں مختلف اہم سیاسی وسماجی شخصیات کی شمولیت۔ جماعت احمدیہ کی مذہبی، سماجی وروحانی اقدار کو خراج تحسین۔

## علم انعامی و سندات خوشنودی اور تعلیمی ایوارڈز وسندات کی تقسیم

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

### ۲۶ رجون ۲۰۰۵ء بروز اتوار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'مسجد بیت الاسلام' ٹورانٹو میں پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا تیسرا دن تھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب کو دعوت دی تھی۔ جن میں وزراء، ممبرز آف پارلیمنٹ، مختلف علاقوں کے میئرز، مختلف ممالک کے کونسلر جنرلز، پولیس اور دوسرے محکموں کے اعلیٰ آفیسرز شامل تھے۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی یہ مہمانِ جلسہ گاہ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ساڑھے دس بجے جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری اجلاس شروع ہوا اس اجلاس میں حسب روایت معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے اور مختلف رنگ میں اظہار خیال کیا۔

1.Mayor of Brampton

2.Mayor of Mississauga

3.Deputy Mayor of Markham

4.Mayor of Vaughan

5.Minister of State (Families & Caregivers)

6.Minister Of Transportation

نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جماعت کی اعلیٰ روایات اور امن پسندی کو سراہا اور جلسہ میں آنے کے لئے دعوت دیئے جانے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کینیڈا کے آخری اجلاس میں شرکت کے لئے گیارہ بجکر دس منٹ پر پیس ولیج سے روانہ ہوئے اور گیارہ بج کر چالیس منٹ پر جلسہ گاہ پہنچے۔ جب حضور انور پولیس کے مارچ پاسٹ کرتے ہوئے ایک چاک وچوبند دستے کے ایسکورٹ میں ہال میں تشریف لائے تو سارا ہال حضور انور کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ حاضرین نے پُرجوش نعروں سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ افریقہ سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب اپنے مخصوص انداز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھ رہے تھے۔

حضور انور کی آمد سے جلسہ کی اس آخری تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فلاح الدین عودہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم سلمان خالد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

### بعض معزز مہمانوں کے خطابات

اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس تقریب میں شرکت کرنے والے بعض معزز مہمانوں کا تعارف کروایا جن میں سے پانچ مہمانوں نے باری باری ڈائس پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(1) (آنریبل جم کیری جیانس) ممبر آف پارلیمنٹ، پارلیمانی سیکرٹری منسٹر آف ٹرانسپورٹ)

انہوں نے السلام علیکم کہہ کر اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے کہ میرا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا۔ میں مغربی دنیا سے تعلق رکھنے والا پہلا سیاسی لیڈر ہوں جس نے جماعت احمدیہ سے قریبی تعلق قائم کیا۔ جب سے تعلق قائم ہوا ہے جماعت احمدیہ میری زندگی کا ایک حصہ بن گئی ہے۔ انہوں نے حضور انور کو مخاطب کر کے کہا کہ میں آپ کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ربوہ کا دورہ کیا ہے میری ایک خواہش ہے کہ آپ کا اگلا جلسہ سالانہ ربوہ میں آپ کی بہت بڑی مسجد میں منعقد ہو جس میں لاکھوں لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ ایسی مسجد جس میں مختلف خلفاء نے خطبات ارشاد فرمائے۔

آخر پر انہوں نے کینیڈا میں حقوق انسانی کا چارٹر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا اور بتایا کہ کینیڈا میں بولی جانے والی ۲۸ زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جائے گا۔ آخر پر انہوں نے کینیڈا زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔

(2) Hon Mr.John Tory۔ (آنریبل مسٹر جان ٹوری۔ لیڈر آف کنزرویٹو پارٹی) جب یہ ڈائس پر آئے تو انہوں نے کہا السلام علیکم۔ حضور انور اور میرے رفقائے کار! آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے لئے یہاں آکر میں بہت خوش ہوں۔ میں آپ کو اپنی شاندار کمیونٹی پر مبارکباد دیتا ہوں کہ اس جماعت میں اتحاد ہے اور وہ آپس میں اور دوسروں سے بھی محبت اور یگانگی سے رہتے ہیں۔ یہ انسانیت سے بھی محبت رکھتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے "وان" کے ہسپتال کے لئے بہت چندہ اکٹھا کر کے ہسپتال کی انتظامیہ کو دیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں دوبارہ آپ سے مل سکوں۔

(3) Hon.Greg Sebera (آنریبل گریگ سابیرا وزیر خزانہ Ontario) آنریبل گریگ سابیرا صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ جب ہم اپنی مسجد بنا رہے تھے تو وان شہر کے میئر نے ایک میٹنگ بلائی۔ میٹنگ شروع ہوئی تو ایک آدمی آیا اور وہ مجلس پر چھا گیا اُس نے کہا یہاں بحث کرنے کی بجائے آؤ اس کمیونٹی کے مرکز میں جاکر ان کی ضروریات کا جائزہ لیں اور جس قدر مدد ہو سکتی ہے ان کی مدد کریں۔ امیر کینیڈا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میری سمجھ کے مطابق یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ" کا ایک مصداق تھا۔

اس کے بعد مہمان موصوف ڈائس پر آئے اور السلام علیکم کہا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں آکر خطاب کرنا میری عزت افزائی ہے۔ پرسوں جمعہ کی شام اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ عزت مآب Dalton Mgunti (ڈالٹن مگنٹی) نے یہاں حاضر ہو کر صوبہ اونٹاریو کی طرف سے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا۔ آج میں پھر آپ کو اپنی طرف سے اور اونٹاریو کے پریمیر کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اس بات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ آپ نے وینکوور اور کیلگری میں مساجد کے سنگ بنیاد رکھے ہیں لیکن میں نہیں چاہوں گا کہ آپ اپنے نیشنل ہیڈ کوارٹر کو یہاں سے کہیں اور منتقل کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنی روایات پر پوری طرح کاربند ہیں اور آپ کے مذہب کی اسی طرح حفاظت کریں گے جیسے دوسرے مذاہب اور روایات کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسلام کی خوبصورت تصویر جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے ہمارے ہاں وہ اسلام کی عمدگی سے نمائندگی کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ میں ہمیں وہ شاندار مثال نظر آتی ہے کہ کس طرح ایک جماعت اپنی مذہبی اور روحانی اقدار کو قائم کرتے ہوئے ایک زندہ وفعال کمیونٹی کی تعمیر کر سکتی ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس جلسۂ سالانہ نے آپ کے مقاصد کو قریب تر لانے میں مدد دی ہے۔ تمام دنیا میں سننے والے سامعین! میری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا میں بھی اور دنیا میں بھی پھلے اور پھولے۔

(4) Hon.Stephen Harper۔ (آنریبل سٹیفن ہارپر۔ لیڈر آف پراگریسو کنزرویٹو پارٹی۔ لیڈر آف آفیشل اپوزیشن) انہوں نے السلام علیکم کے ساتھ خطاب شروع کیا اور کہا میں قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے آپ سب کو اور (نشری رابطہ کے ذریعہ) دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مسلمانوں کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کے دو اور اراکین رحیم جعفر اور او برائے کی طرف سے اپنی نیک تمناؤں کا پیغام دیتا ہوں۔ کینیڈا میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں اور جماعت احمدیہ جس بین المذاہب بحث مباحثہ اور تعاون کے ذریعہ باہمی تعاون کی فضا پیدا کر رہی ہے میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا مسلمانوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے عقائد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آپ کے عقیدہ کی حفاظت کے لئے کھڑے ہیں۔ قرآن کریم کا یہ ارشاد کتنا پیارا ہے کہ "میرے رحم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے!" ہم سب کو اکٹھے ہو کر ان اقدار کو قائم کرنے کے لئے اور ان کی حفاظت کے لئے، جو ہمیں عزیز ہیں کام کرنا چاہئے۔

(5) Hon.Joe Volpe (آنریبل جو والپے۔ منسٹر آف امیگریشن)۔ انہوں نے وزیر اعظم کینیڈا پال مارٹن کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا السلام علیکم۔ حضور انور میرے رفقائے کار۔ اراکین جماعت احمدیہ۔ احمدیت زندہ باد۔ آج اس جلسہ میں شمولیت میرے لئے پہلا موقع نہیں ہے۔ کینیڈا میں احمدیہ جماعت ایک اہم کمیونٹی بن چکی ہے۔ جو اقدار جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے سارے کینیڈا میں انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ 'وان' میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد اس جماعت کی ترقی کی ایک علامت ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کی محنت اور جذبہ نے ایک بنیاد فراہم کی ہے جس سے کینیڈا مضبوط ہوا ہے کیونکہ یہ بنیاد اخلاقی اقدار پر اٹھائی گئی ہے یہ ان تمام لوگوں کے لئے ایک قابل تقلید اور نمونہ ہے جو ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ اختلاف رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے عقائد کا احترام، باہمی تعاون اور رواداری وہ مخصوص کینیڈین اقدار ہیں جن کو آپ نے

## 114واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** ::اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

عمدگی سے اختیار کیا ہے۔ ہم میں سے بہت سے ہیں جو مذہبی عقائد کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں لیکن ہم نے بھی باہمی اختلاف کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھا ہوا ہے۔ ہم اس اصل پر قائم ہیں کہ قانون کی عملداری میں رہتے ہوئے ہم میں اختلاف ہوسکتا ہے اور ہم میں یہ جرأت ہونی چاہئے کہ قانون کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ہم اپنے نکتہ نظر کو پیش کریں اور ثابت قدمی سے اپنی اقدار کی حفاظت کرتے رہیں۔ آخر میں آپ کو اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دیتا ہوں اپنی طرف سے بھی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی اور عزت مآب پال مارٹن وزیر اعظم کینیڈا کی طرف سے بھی۔ احمدیت زندہ باد! اس کے بعد انہوں نے حضور انور سے مل کر مصافحہ کیا۔

## عَلَمِ انعامی واسناد خوشنودی کی تقسیم

مہمانوں کے ان مختصر خطابات کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی علم انعامی کی تقریب ہوئی۔ امسال کینیڈا بھر میں 'مجلس خدام الاحمدیہ۔ کیلگری' نے اوّل پوزیشن جب کہ مجلس ویسٹن ساؤتھ نے دوسری اور مجلس سکاربرو نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اطفال الاحمدیہ میں مجلس کیلگری۔ اوّل، مجلس سکاربرو۔ دوم اور مجلس وینکوور۔ سوم رہیں۔

اوّل آنے والی مجالس کے قائدین اور سیکرٹریان اطفال نے حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی اور دوم آنے والی مجالس کے قائدین اور سیکرٹریان اطفال نے حضور انور کے دست مبارک سے اسناد خوشنودی حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز بہت مبارک فرمائے۔ آمین

## تعلیمی ایوارڈز اور سندات کی تقسیم

اس کے بعد مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر دوم کینیڈا نے یونیورسٹی اور سکول میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے اُن چھ طلباء کے نام پڑھ کر سنائے جنہیں ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایوارڈ اور سندات عطا فرمائیں۔

عزیزم منیب احمد صاحب، رشید احمد صاحب، نعمان بشر صاحب اور عزیزم اظہار الحق خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر ایوارڈ حاصل کئے جب کہ عزیزم منیر احمد خان صاحب اور خالد طاہر صاحب نے حضور انور سے اپنی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر اسناد حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب طلباء کے لئے مبارک فرمائے۔

## اختتامی خطاب

تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اختتامی خطاب کے لئے جونہی ڈائس پر تشریف لائے تو سارا ہال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت 51 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ کا وجود وہ پاک اور اعلیٰ اخلاق سے پُر وجود تھا۔ وہ وجود جو خدا کے حقوق ادا کرنے اور اللہ کی عبادت کی ایسی مثالیں قائم کرنے والا تھا جس کی مثال نہیں ملتی اور پھر خدا کے بندوں کے حقوق کی بھی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے والا تھا جو تاریخ میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتیں۔ جس نے اپنی ذات پر ظلم کئے لیکن لوگوں کے حقوق ادا کئے۔ آپ نے اپنی جان ہلکان کی کہ بندے خدا کو پہچانیں اور اپنے ظلم کی وجہ سے خدا کی پکڑ کے نیچے نہ آجائیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کیا تو شدت غم کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاک کردے گا۔

حضور انور نے فرمایا:

تو ایسا وجود جو اس شدت غم سے خدا کی مخلوق کی بھلائی چاہتا ہو اور یہ فکر ہو کہ لوگ اپنے برے اعمال کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ ایسے وجود کے بارہ میں کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ یہ دل ظلم کرسکتا ہے۔ یہ وجود تو ایسا وجود تھا جو عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد احسان کرتا تھا۔ ایسی ایسی احسان کی مثالیں آپ کی زندگی میں ملتی ہیں جن کے بارہ میں انسان تصور نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں آپ کی سیرت کے ایک پہلو کو لے رہا ہوں۔ اس میں آپ کو عدل و انصاف کی جھلکیاں نظر آئیں گی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ عدل و انصاف کے نظارے دیکھنے ہیں تو اس نبیوں کے سردار میں دیکھو اور آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی کہ اگر تم میری پیروی کرنے والے ہو تو انصاف کے وہی تقاضے پورے کرو جن کا میں تم کو نمونہ دے رہا ہوں اور جو عمل میں کر رہا ہوں اسی پر تم بھی کاربند ہو۔

حضور انور نے فرمایا: شریعت کے نازل ہونے سے پہلے ہی آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ صلاحیت رکھی ہوئی تھی جسے دیکھ کر اہل مکہ میں بھی آپ کو سچ پر قائم رہنے والا اور انصاف کرنے والا کہا کرتے تھے۔

حضور انور نے وہ واقعہ بیان فرمایا جب خانہ کعبہ کی دیوار میں حجر اسود رکھنے کے موقعہ پر تمام قبائل آپس میں لڑنے پر تیار ہوگئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس مسئلہ کو اس طرح خوبی کے ساتھ حل کیا کہ تمام قبیلوں کے سردار خوش ہوگئے۔ حضور انور نے فرمایا پس وقت کے ساتھ ساتھ، قرآن کریم کے احکام کے نزول کے ساتھ ساتھ یہ انصاف پسند طبیعت نکھرتی گئی اور دنیا میں مثالیں قائم کر گئی۔ خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ اب تمہارے لئے صرف یہی رسول اُسوہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ نبی اب اس طرح انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہے جس طرح خدا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اب اس کا فیصلہ، خدا کا فیصلہ ہے اور خدا کا فیصلہ رسول کا فیصلہ ہوگا۔ ایمان لانے والوں کو بھی فرمایا کہ اگر تم ایمان کی مضبوطی چاہتے ہو تو اس نبی کے فیصلوں کو خوش دلی سے تسلیم کرو۔

آپؐ نے ہمیشہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق عمل کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ 'وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ' کہ میں تمہارے درمیان انصاف سے فیصلہ کروں۔ آپ جہاں انصاف کی تعلیم اپنی امت کو دیتے تھے خود اپنے عمل سے اس کے نظارے دکھا رہے تھے۔ ہمیں آپ کی گھریلو زندگی سے میدان جنگ تک اور قوموں سے تعلقات سے انصاف کے نظارے نظر آتے ہیں۔

حضور انور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ایک باپ نے اپنے بچے کو عطیہ دیا اور آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اپنے باقی بچوں کو بھی ایسا ہی عطیہ دیا ہے۔ اُس نے جواب دیا: نہیں۔ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد سے مساوی سلوک کرو، عدل کرو۔ اگر سب کو دینے کی توفیق نہیں تو پھر خاموش رہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اپنی گھریلو زندگی میں اپنی امت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں جب ایک شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوگا جو یہ ظاہر کرے گا کہ یہ انصاف نہیں کرتا تھا۔ پس انصاف کے تقاضے پورے کرو اور بیویوں کے حقوق ادا کرو۔ حضور انور نے فرمایا بیویاں کرنے کی اسلام نے صرف یونہی اجازت نہیں دی بلکہ انصاف کے تقاضوں کو اوّل نمبر پر رکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عرب معاشرہ میں کوئی بڑا جرم کرے تو اس کی غلطیوں کو چھپانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ غریب جرم کرے تو پکڑا جاتا تھا۔ مخذوم قبیلے کی ایک عورت کی چوری کا معاملہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔ چونکہ وہ عورت امیر خاندان کی تھی اس قبیلے والوں کے کہنے پر حضرت اسامہؓ نے اس کی سفارش کی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! کیا حدود اللہ کے بارہ میں سفارش کر رہے ہو۔ خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی چوری کرتی تو میں اُس کے بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا دیتا۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگ صرف اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی مالدار، معزز جرم کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے تھے اور کوئی غریب جرم کرتا تو اسے پکڑ کر سزا دیتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے جب حضرت علیؓ کو یمن بھجوایا تو اس وقت آپ کو نصیحت فرمائی کہ اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے فریق کی بات نہ سُن لینا۔ دوسرے فریق کی بات سننے سے فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس وقت دو فریقوں میں فیصلہ نہ کرو جب تم غصے کی حالت میں ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اُصول ہے جو ہر فیصلہ کرنے والے کو اپنے مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی پاک و طیب زندگی کے بہت سے واقعات پیش کر کے چھوٹی سی چھوٹی بات میں بھی آپ کے عدل و انصاف کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح آپ اپنوں میں اور غیروں میں انصاف کے تقاضے پورے فرمایا کرتے تھے اور نہ صرف انصاف کے تقاضے پورے فرماتے بلکہ احسان کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی جو نصیحت فرمائی ہے اس کی چند جھلکیاں میں نے دکھائی ہیں۔ آنحضرت ﷺ اپنے ماننے والوں کو انصاف کی نصیحت نہیں کرتے رہے بلکہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے انصاف کی گواہی آپ کی بیویوں نے دی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش فرمایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کے سوانح کو دو حصوں پر منقسم کر دیا ہے۔ ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتحیابی کا تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو مصیبتوں کے وقت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت میں وہ خلق ثابت ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے۔ سو ایسا ہی آنحضرت ﷺ کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے۔ چنانچہ وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی ﷺ پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا۔ اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارا کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور سے دکھلا دیئے جو کفار ایسی استقامت کو دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کو برداشت نہیں کرسکتا۔

اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ، تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق، عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ ان کے محتاجوں کو مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کے اخلاق کو دیکھ کر ہی گواہی دی کہ جب تک خدا کی طرف سے اور حقیقۃً راستباز نہ ہو یہ اخلاق ہرگز دکھلا نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پُرانے کینے یکلخت دور ہو گئے۔ آپ کا بڑا بھاری خلق جس کو آپ نے ثابت کر کے دکھلا دیا وہ خلق تھا جو قرآن شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانعام 163)۔ یعنی اُن کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ ۳۲۸،۳۲۹)

اپنے خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس پیغام کو آگے پہنچانے والے ہوں۔ دنیا میں انصاف قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ جلسہ کے فیض کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے اپنے گھروں میں لے جائے۔ آمین

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد حضور انور سٹیج پر موجود تمام معزز مہمانوں سے ملے۔ مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

جلسہ کے اس آخری اجلاس میں ایک ہزار سے زائد غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب بطور مہمان شامل ہوئے۔

ان میں سے 47 مہمانوں کا تعلق حکومت کے سرکردہ حکام میں سے تھا۔ جن میں سے ۱۵ ممبر آف پارلیمنٹ، گیارہ ممبر آف پراونشل پارلیمنٹ، تین میئر، ایک ڈپٹی میئر، ۱۰ کونسلرز، ۳ ریجنل کونسلر، ایک کونسل جنرل (USA) ایک چیف آف پولیس (پیل ریجن) ڈپٹی چیف یارک ریجن پولیس اور ایک چیئرمین میونسپلٹی آف یارک تھے۔ ممبران پارلیمنٹ میں سے ۹ حکومت کے منسٹر تھے اور تین اپنی اپنی پارٹیوں کے لیڈر تھے۔

کینیڈا کے اس جلسہ سالانہ میں کینیڈا کے علاوہ درج ذیل ۳۳ ممالک سے آنے والے ۳۳۵۲ افراد تھے۔ آسٹریلیا، بحرین، بلجیم، بنگلہ دیش، کیمرون، ڈنمارک، مصر، فجی، فرانس، جرمنی، غانا، یونان، گیانا، ہالینڈ، انڈیا، آئرلینڈ، اٹلی، جاپان، کویت، نیوزی لینڈ، ناروے، پاکستان، ساؤتھ افریقہ، سپین، سری لنکا، سویڈن، ٹرینیڈاڈ، UAE، برطانیہ، USA، Vanuatu، یمن، زمبابوے۔

باقی صفحہ (14) پر

# شرک کی حقیقت اور اقسام

طاہر احمد بیگ جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں بڑی وضاحت بیان فرمائی ہے جو کہ ذیل میں درج ہے۔ شرک کا مسئلہ ایسا سیدھا سادہ نہیں جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے بلکہ نہایت باریک مسئلہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر قومیں جو بظاہر شرک کی مخالف ہیں عملاً شرک میں مبتلا پائی جاتی ہیں اور اس کا سبب یہی ہے کہ وہ شرک کی حقیقت سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اصل بات یہ ہے کہ شرک کی کوئی ایک تعریف نہیں ہے۔ بلکہ مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے اس مرض کی حقیقت کو سمجھا جاسکتا ہے جب تک اُسے ایک تعریف کے اندر لانے کی کوشش کی جائے اس وقت تک یہ مسئلہ ایک عقدہ لانحل ہی رہتا ہے میرے نزدیک شرک مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے۔

**اوّل** یہ خیال کرنا کہ ایک سے زیادہ ہستیاں ہیں جو یکساں طاقتیں رکھتی ہیں اور سب کی سب دنیا کی حاکم اور سردار ہیں اور یہ شرک فی الذات ہے۔

**دوسرے** یہ خیال کرنا کہ دنیا کی مدبر ہستیاں ایک سے زیادہ ہیں جن میں کمالات تقسیم ہے کسی میں کوئی کمال ہے اور کسی میں کوئی یہ شرک بھی شرک فی الذات میں ہی داخل ہے۔

**تیسرے**، وہ اعمال جو مختلف قوموں میں عاجزی اور انکساری کے لئے اختیار کئے گئے ہیں اُن میں سے جو حد درجہ کے انتہائی عاجزی کے اعمال ہیں ان کو خدا کے سوا کسی اور کیلئے اختیار کرنا مثلاً سجدہ انتہائی ادب اور تذلل کے اظہار کا ذریعہ ہے پس یہ عمل صرف خدا کیلئے جائز ہے کسی اور کیلئے نہیں۔ لیکن سجدہ کے علاوہ بھی مختلف اقوام میں مختلف حرکات بدن انتہائی تذلل کے لئے قرار دے دی گئی ہیں۔ جیسے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا یا رکوع وغیرہ کرنا۔ ان سب امور کو خدا تعالیٰ نے عبادت الٰہی کا حصہ بنا دیا ہے پس اب یہ عمل کسی اور کیلئے جائز نہیں۔

**چہارم**۔ شرک کی چوتھی قسم یہ ہے کہ انسان اسباب ظاہری کے متعلق یہ سمجھے کہ ان سے میری سب ضروریات پوری ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے تصرف کا خیال دل سے ہٹا دے اور یہ خیال کرے کہ صرف مادی اسباب ہی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ بھی شرک ہے۔ ہاں اگر یہ خیال کرے کہ ان سامانوں میں خدا تعالیٰ نے فلاں طاقت رکھی ہے اور اُس کے ارادہ کے ماتحت ان کے نتائج پیدا ہوں گے تو یہ شرک نہیں ہوگا۔

**پنجم**۔ شرک کی پانچویں قسم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ مخصوص صفات جو اُس نے بندوں کو نہیں دیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا یا کوئی چیز پیدا کرنا یا خدا تعالیٰ کا ازلی اور غیر فانی ہونا ایسے امور میں خدا تعالیٰ کی خصوصیت کو مٹا دیا جائے۔ اور ان صفات میں کسی غیر کو شریک کر لیا جائے خواہ اس عقیدہ کی بنا پر ہی شریک کیا جائے کہ خدا نے اپنی مرضی اور اپنے اذن کے ساتھ یہ صفات یا ان کا کچھ حصہ کسی خاص شخص کو دے دیا ہے۔ یہ بھی شرک ہی ہوگا۔

**ششم**۔ شرک کی چھٹی قسم یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب کو بالکل نظر انداز کردے اور یہ سمجھے کہ کسی شخص یا کسی چیز نے بلا ان اسباب کے استعمال کرنے کے جو خدا تعالیٰ نے کسی خاص کام کیلئے مقرر کئے ہیں اپنی خاص طاقت کے ذریعہ سے اس کام کو پورا کر دیا ہے مثلاً خدا تعالیٰ نے آگ کو جلانے کیلئے پیدا کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ کسی شخص نے اپنی ذاتی طاقت سے بلا دوسرے ذرائع استعمال کرنے کے جو قانونِ قدرت میں رکھے گئے ہیں آگ لگا دی تو یہ شرک ہوگا لیکن اس میں مسمریزم وغیرہ شامل نہیں کیونکہ یہ طاقتیں خود قانون قدرت کے اندر شامل ہیں کسی شخص کے ذاتی کمالات نہیں۔

**ہفتم**۔ شرک کی ساتویں قسم یہ ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ خدا کو کسی بندہ سے ایسی محبت ہے کہ وہ اس کی ہر ایک بات مان لیتا ہے کیونکہ اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ وہ بندہ خدائی طاقتیں رکھتا ہے۔

**ہشتم**۔ شرک کی آٹھویں قسم یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت نے کسی کام کے کرنے کی کوئی طاقت نہیں دی ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کسی قبر پر جاتا اور مردہ کو کسی تصرف کیلئے کہتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے اسی طرح بتوں۔ دریاؤں سمندروں اور سورج اور چاند وغیرہ سے مرادیں مانگنا اور دعائیں کرنا بھی شرک ہی میں شامل ہے۔

**نہم**۔ شرک کی نویں قسم یہ ہے کہ ایسے اعمال جو مشرکانہ رسوم کا نشان ہیں گو اب شرک کی مشابہت نہیں رکھتے ان کا بلا ضرورت طبعی ارتکاب کیا جائے۔ مثلاً کوئی شخص کسی قبر پر دیا جلا کر رکھ آئے تو خواہ وہ صاحب قبر سے دعا کرے یا نہ کرے یا صاحب قبر کو خدا سمجھے یا نہ سمجھے یہ فعل بھی شرک کے اندر آجائے گا۔ کیونکہ یہ عمل پہلے زمانہ کے مشرکانہ اعمال کا بقیہ ہے۔ وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ مردے قبروں پر واپس آتے ہیں اور جن لوگوں کی نسبت معلوم کرتے ہیں کہ انہوں نے اُن کی قبروں کا احترام کیا ہے اُن کی مدد کرتے اور اُن کے کاموں کو تکمیل تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسی لئے لوگ قبروں پر دیئے یا پھول وغیرہ رکھ آتے تھے۔ ان یادگاروں کو تازہ رکھنا بھی چونکہ شرک کی مدد کرتا ہے اس لئے یہ بھی شرک میں ہی داخل ہے اسی طرح درختوں پر رسیاں وغیرہ باندھنی یا قبروں پر چڑھاوے چڑھانے اور ٹونے کرنے سب اسی قسم میں شامل ہیں۔

میں نے جو یہ کہا ہے کہ بلا ضرورت طبعی ایسے کام کرنے منع ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کہیں جارہا ہو اور راستہ میں رات آجائے اور مجبوراً کسی مقبرہ میں ٹھہرنا پڑے تو یہ ضروری نہیں کہ وہاں انسان اندھیرے میں ہی بیٹھا رہے بلکہ اگر دیا جلا کر روشنی کا انتظام کرلے تو یہ جائز ہوگا۔

**دھم**۔ شرک کی دسویں قسم یہ ہے کہ خواہ عمل نہ ہو مگر دل میں محبت و ادب خوف اور اُمید کے جذبات اور لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ سے زیادہ یا اُس کے برابر رکھے جائیں۔

کامل موحد وہی ہے جو شرک کی ان تمام اقسام سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ کی احدیت پر سچے دل سے ایمان لائے۔ حق یہ ہے کہ شرک انسان کا نقطۂ نگاہ بہت ہی محدود کر دیتا ہے اور اس کی ہمت کو گرا دیتا ہے اور اُس کے مقصد کو ادنیٰ کر دیتا ہے مشرک انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ براہ راست خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور اُسے کسی واسطہ کی ضرورت ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسانوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں رکھا اور سب انسانوں کے لئے اُس نے اپنے قرب کے دروازے کھلے رکھے ہیں جو چاہے اُن میں داخل ہو جائے بے شک ایک دنیوی بادشاہ کیلئے سب رعایا سے تعلق رکھنا ممکن نہیں ہوتا مگر خدا تعالیٰ کی طاقتیں محدود نہیں ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۴۳-۴۵)

## قطعات

ہم محمد مصطفیٰ پر جان و دل سے ہیں فدا
شاہِ مدنی کی بدولت ہم نے پایا ہے خدا
کوئی بھی انعام کا رستہ نہیں ہے بند ہوا
آج بھی فیضانِ مولیٰ کا ہے ہر ایک در کھلا

❁❁❁

عاشقِ دینِ محمد ہے مسیحِ قادیاں
مصطفیٰ کے نور سے روشن کیا اس نے جہاں
حضرت مسرور مہدی کے ہیں سچے جانشین
کر رہے ہیں وہ محمد کا حسیں چہرہ عیاں

❁❁❁

ایم ٹی اے پر کھلتے ہیں اسلام کی الفت کے پھول
احمدی جب نوجواں گاتے ہیں نغماتِ رسول
احمدی ٹی وی کو سن کر آتا ہے سب کو سرور
پاتے ہیں وہ بھی خوشی ہوتے ہیں جن کے دل ملول

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

## آپ کے خطوط آپ کی رائے

## ہریانہ میں مسلمان احراریوں پر تھوکر رہے ہیں

میں آپ کی توجہ لدھیانہ سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ اخبار ''الاحرار'' کی طرف دلانا چاہتا ہوں اس کی کیم مئی کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر پہلی سرخی لگائی گئی ہے کہ:-

''احرار بیدار! ہریانہ میں قادیانی ناکامی سے دوچار'' چونکہ یہ اخبار ہندی اور اردو ہر دو زبانوں میں چھپتا ہے لہٰذا میں نے ہندی کا حصہ ہریانہ کے مسلمانوں کو پڑھنے کیلئے دیا۔ ہمارے جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار ہزار سے زائد احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم لوگ شامل تھے۔ جب مسلمانوں نے احرار اخبار کی یہ خبریں پڑھیں کہ قادیانیوں کا جلسہ ناکام ہوگیا اور اس میں کوئی شامل نہ ہوا۔ تو سب اس جھوٹی خبر کو پڑھ کر احراریوں پر تھوکنے لگے کہ یہ کس قدر رذیل مخلوق ہے کہ جھوٹ بولنے سے ذرا سا بھی نہیں ہچکچاتی۔

خاکسار نے ان کی اس جھوٹی خبر کو ہریانہ میں مختلف دیہاتوں میں پھیلا دیا ہے ہر جگہ جلسہ میں شامل ہونے والے مسلمان اس جھوٹ پر سخت تعجب کر رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ یہ جھوٹے لوگ خود کو ''تاج ختم نبوت کے محافظ'' کہتے ہیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ لوگ نہ صرف جھوٹے بلکہ چور ہیں اور غنڈہ گردی کرنے والے ہیں ان لوگوں کی مسجد بدمعاشی کا اڈہ ہے جہاں چند سال قبل ایک احمدی مبلغ کو ان لوگوں نے اذیتیں دے دے کر شہید کر دیا تھا۔ ہریانہ کے مسلمان اس خبر کو معیار بنا کر اس اخبار کی باقی خبروں کا بھی جائزہ لے رہے ہیں کہ یہ تمام خبریں کس قدر جھوٹی ہیں۔

احراری اخبار لکھتا ہے کہ ''اب ہریانہ میں قادیانیت کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے''

خود اس احراری کی آنکھیں تاریک ہو چکی ہیں اور عقل کے اعتبار سے اندھا ہو چکا ہے اگر اس کی آنکھیں ہوتیں تو دیکھتا کہ ہریانہ میں انبالہ سے سرسہ اور پانی پت تک احمدی جماعتیں پھیلی پڑی ہیں۔ اور یہاں کے مسلمان بھائی جماعت احمدیہ کی خدمات سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ ہزاروں مسلمانوں نے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا والہانہ استقبال کیا لیکن احراری لکھتا ہے کہ ''مرزا وسیم احمد خالی جلسہ گاہ دیکھ کر منہ چھپا کر لوٹ آئے'' اس جھوٹ پر ہم کیا کہیں ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ اب تم جلسہ میں شریک مسلمانوں کے پاس نہ جانا ورنہ دُم دبا کر واپس بھاگنا پڑے گا۔

(سنیر احمد بھٹی کرنال۔ ہریانہ)

# تمباکونوشی پر کنٹرول کرنے کا معاہدہ —— عالمی جائزہ

**ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق تمباکو نوشی کے باعث 4.9 ملین لوگ سالانہ موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ 2020 تک یہ تعداد 10 ملین سالانہ تک ہوسکتی ہے**

(رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن)

آج دنیا کا ہر باشعور انسان تمباکونوشی کے مضر اثرات سے باخبر ہے ایسے شواہد بھی ملے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ اکثر تمباکونوشی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود بعض لوگ اس بری عادت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاتے۔ بعض ادارے بھی معرض وجود میں آئے ہیں جو ایسے لوگوں کو جو اس عادت کو چھوڑنے کی خواہش کرتے ہوں مختلف ترکیبوں کے ذریعہ اس بری عادت سے نجات بھی دلادیتے ہیں مگر اکثر کیلئے تمباکونوشی کی عادت چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی طرف سے تمباکونوشی پر کنٹرول کرنے کا معاہدہ مئی 2003ء میں اس وقت شروع ہوا جب دنیا بھر کی 192 ریاستوں نے آپس میں معاہدہ کیا اور 90 دن کے بعد 40 ممبر ریاستوں نے اس کی شرائط کے مطابق پابندی لگانے کا اعلان کیا۔ اب یہ معاہدہ مقبولیت پکڑ رہا ہے اور دنیا بھر کے 167 ممالک اس پر دستخط کر چکے ہیں مگر ان میں سے 157 ایسے ممالک ہیں جنہوں نے معاہدہ پر دستخط تو کئے ہیں مگر معاہدہ میں دی گئی پابندیوں پر پوری طرح عمل نہیں کرتے اور ملک کی پارلیمنٹ کے سامنے بھی منظوری کے لئے پیش نہیں کرتے۔ اس معاہدہ کے تحت حکومتیں یہ وعدہ کرتی ہیں کہ وہ پبلک مقامات پر تمباکونوشی ممنوع قرار دیں گے۔ تمباکونوشی کے اشتہارات کا سلسلہ بند کیا جائے گا۔ سگرٹ کے پیکٹوں پر ہیلتھ وارننگ شائع کرنا لازمی قرار دیا جائے گا۔ تمباکو نوشی پر ٹیکس میں اضافہ کیا جائے گا تاکہ سگرٹ پینے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

اس معاہدہ سے کافی فائدہ ہوا ہے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں جہاں دنیا بھر کے 1.8 بلین سگرٹ نوشی کرنے والوں میں سے 84 فیصد لوگ رہتے ہیں۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ کئی ممالک نے اس معاہدہ کی شرائط کو لاگو کرنے کی کوشش نہیں کی مثلاً جاپان اور جرمنی نے اس معاہدہ کی شرائط پر عملدرآمد کرنے میں پوری گرمجوشی نہیں دکھائی۔

یورپ کی 25 ریاستوں میں سے صرف 10 ریاستیں اس معاہدہ کی شرائط پر پوری طرح عمل کر رہی ہیں انگلستان میں بھی پابندی زور پکڑ رہی ہے۔ سگرٹ کے پیکٹوں پر ہیلتھ وارننگ کے لیبل شائع کرنا ضروری ہے۔ پبلک مقامات پر یا پبلک گاڑیوں میں سگرٹ نوشی ممنوع ہے۔ کچھ اداروں نے سگرٹ نوشی کے لئے مخصوص جگہیں رکھی ہوئی ہیں۔ اب ملک کے ڈاکٹروں کی ایسوی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ انگلستان میں بھی ناروے اور آئرلینڈ کی طرح سگرٹ نوشی پر پوری طرح پابندی عائد کی جائے۔ یورپ کے ممالک میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اس قسم کی پابندیوں کو انسانی حقوق کے خلاف سمجھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ہر شخص جو سگرٹ چھوڑنا نہیں چاہتا اسے سگرٹ پینے کا حق ہونا چاہئے مگر اس کا یہ حق نہیں کہ وہ اپنے سگرٹ کے دھوئیں سے دیگر افراد کو متاثر کرے اور ان کے پھیپھڑوں کو بھی نقصان پہنچائے لہذا وہ ایسی مخصوص جگہوں کے حق میں ہیں جہاں آزادی کے ساتھ سگرٹ نوشی کی جاسکے۔

آئرلینڈ میں سگریٹ نوشی پر پابندی کو ایک سال سے زائد عرصہ گذر گیا ہے۔ یہ پابندی مارچ 2004 میں لگی تھی اس وقت بعض لوگوں نے اسی خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ سگریٹ نوشی پر پابندی کی وجہ سے شراب خانوں کا بزنس بھی بند ہو جائے گا اور حکومت کو ریونیو کے حصول میں بہت نقصان ہوگا مگر ایسا نہ ہوا آئرلینڈ پہلا ملک ہے جس نے قومی سطح پر پابندی شروع کی تھی اور اس کے نتائج دیکھ کر اب دیگر ممالک بھی اس کی تقلید کر رہے ہیں۔

سکاٹلینڈ نے بھی ابھی تک معاہدہ کے شرائط کی پابندی کی طرف پورا دھیان نہیں دیا تھا۔ اب انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ۲۰۰۶ سے پبلک مقامات پر سگرٹ نوشی ممنوع قرار دے دی جائے گی۔

ناروے نے جون 2004 میں فیکٹریوں کارخانوں اور دیگر کام کی جگہوں اور ریسٹورانوں میں سگریٹ نوشی پر پابندی کا اعلان کردیا تھا۔ ملک میں سگریٹ نوشی پر پوری طرح پابندی ہے ہانگ کانگ نے اکتوبر 2004 میں 60 سکوائر میٹر سے بڑی تمام پبلک جگہوں پر سگرٹ نوشی پر پابندی کا اعلان کردیا تھا۔

روس کی پارلیمنٹ نے نومبر 2004 میں پبلک جگہوں پر سگرٹ نوشی کو ممنوع قرار دے دیا تھا۔ اسی طرح سرکاری ٹرانسپورٹ پبلک عمارتوں دفاتر کارخانوں اور دیگر کام کرنے والی جگہوں پر سگرٹ نوشی ممنوع قرار دے دی گئی تھی۔

نیوزیلینڈ نے دسمبر 2004 میں تمباکو پر پابندی کا اعلان کیا اور دفاتر کارخانوں دوکانوں سرکاری عمارتوں شراب خانوں کلبوں اور سکول گراؤنڈوں تک پر پابندی میں توسیع کردی ہے۔

دسمبر 2004 میں ہی بھوٹان نے سرعام سگرٹ نوشی کرنے اور تمباکو کی فروخت کو ممنوع قرار دیا۔

اٹلی نے امسال جنوری میں بند پبلک مقامات پر تمباکونوشی کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ کیوبا نے فروری ۲۰۰۵ سے دفاتر، سٹوروں، تھیٹروں، بسوں، ٹیکسیوں سکولوں اور ایرکنڈیشن والی پبلک جگہوں پر تمباکونوشی کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ دنیا کے ایسے ممالک جو تمباکو کی کاشت بڑے پیمانے پر کرتے ہیں مثلاً انڈیا۔ جاپان۔ پاکستان۔ تھائی لینڈ اور ترکی وہ بھی اب اس معاہدہ میں شریک ہو چکے ہیں مگر معاہدہ کی شرائط پر پوری طرح پابندی نہیں ہو رہی۔ انڈیا میں مئی ۲۰۰۴ سے پابندی کا اعلان کیا جا چکا ہے ایک اندازے کے مطابق وہاں ۲۰۰۰ افراد سگرٹ نوشی سے متعلقہ بیماریوں کی وجہ روزانہ مرجاتے ہیں مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان ترقی پذیر ممالک میں حکومتوں کو کافی محنت کر کے اور وسائل خرچ کر کے عوام کو تمباکونوشی کے مضر اثرات کے بارہ میں بار بار آگاہ کرنا ہوگا تبھی کوئی تحریک کامیاب ہوسکتی ہے۔

## صرف قانون بنانے سے فائدہ نہ ہوگا

ہندوستان اور پاکستان کے دیہات میں تو اب تک حقہ نوشی آپس میں بیٹھ کر بات چیت کرنے اور مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کا ذریعہ ہے اور دائرہ میں بیٹھ کر باری باری حقہ کے کش لینا نہ صرف ضروری سمجھا جاتا ہے بلکہ اس سے وہ برادری کا رکن گردانا جاتا ہے چنانچہ اس قبیح رسم سے لوگوں کو چھٹکارا دلانے کیلئے حکومت کی مشینری کو تیزی سے کام کرنا ہوگا اور تعلیم کو عام کرنا ہوگا جوں جوں تمباکونوشی کے مضرات سے لوگ آگاہ ہوتے جائیں گے یہ قبیح رسم اپنی موت آپ مرجائے گی۔

بنگلہ دیش نے حال ہی میں اس معاہدہ کی شرائط پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور بنگلہ دیش پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے پبلک مقامات پر مثلاً سکولوں، لائبریریوں دفاتر، ہسپتالوں اور ایرپورٹ پر سگریٹ نوشی کرنے والوں پر 50 ٹکہ جرمانہ کیا جاسکے گا اسی طرح قانون کی رو سے اب سگرٹ کے اشتہار سینما گھروں اخبارات اور ٹیلیویژن وغیرہ پر دکھانا ممنوع قرار دیا گیا ہے بنگلہ دیش کی کل آبادی 130 ملین ہے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق بنگلہ دیش کے مردوں کی کل تعداد کا نصف اور عورتوں کا پانچواں حصہ تمباکونوشی کا عادی ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ڈیپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر DR. Vera Lviza Da Costa e نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مزید حکومتوں میں بھی ایسی شرائط لگانے کا رجحان بڑھ رہا ہے اور وہ بھی اپنے ملک کے باشندوں کو تمباکونوشی کے مضر اثرات سے بچانے کیلئے موثر اقدام کر رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے افسوسناک کردار امریکہ کا ہے۔ امریکی حکومت پر ملک کی ملٹی نیشنل تمباکو کمپنیوں کا بہت بڑا دباؤ ہے اسی وجہ سے وہ معاہدہ کی شرائط پر پوری طرح عمل کرنے میں تامل کر رہی ہے اگرچہ مئی ۲۰۰۴ کو اس نے معاہدہ پر دستخط کردیئے تھے مگر اسے سینٹ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

برازیل میں بھی تمباکو انڈسٹری کانگرس اور Sonote پر بھرپور دباؤ ڈال رہی ہے کہ اس معاہدہ کو پارلیمنٹ میں کامیابی حاصل نہ ہو۔ وہ تمباکو کاشت کرنے والے کسانوں کے ذریعہ حکومت پر زور ڈال رہے ہیں کہ ایسا نہ ہوسکے وگرنہ انکا روزگار ختم ہو جائے گا۔

دنیا میں سب سے زیادہ سگرٹ نوشی چین میں کی جاتی ہے جہاں پر سگریٹ نوش روزانہ ۱۶ سگرٹ استعمال کرتا ہے جبکہ دیگر ممالک میں یہ تعداد ۱۳ سگرٹ روزانہ ہے۔ چین کی ہورائزان ریسرچ نے حال ہی میں ایک سروے کے بعد اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ چین میں بڑی تعداد میں سگرٹ نوشی کرنے والے مرد حضرات ہیں اور ان کی اکثریت کم لکھے پڑھے افراد کی ہے ان افراد کا کہنا ہے کہ وہ تفریح کیلئے اور سکون تلاش کرنے کیلئے سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔

## تمباکونوشی سے چھٹکارا

انگلستان میں لوگوں کو تمباکونوشی سے نجات دلانے کیلئے گزشتہ سال ماہ دسمبر میں ختم ہونے والے ۸ ماہ کے عرصہ کے دوران نیشنل ہیلتھ سکیم کے تحت 32.3 ملین پونڈ کے اخراجات کئے گئے رپورٹ کے مطابق آٹھ ماہ کے عرصہ میں جن تمباکونوش افراد نے اس عادت سے چھٹکارا پانے کیلئے مدت کا تعین کیا تھا ان میں سے ایک لاکھ ۰۷ ہزار چھ سو چار اپنی کوشش میں کامیاب رہے ۲۰۰۳ میں اس عرصہ میں یہ تعداد ایک لاکھ ۱۶ ہزار ۲ سو تھی۔

## ٹیکہ کی ایجاد

سائنسدانوں نے انسانوں پر بڑے پیمانے پر تجربات کے بعد نکوٹین کا ایک ٹیکہ تیار کیا ہے جس سے سگرٹ نوشی کرنے والوں کے اس کا عادی ہونے کے خلاف مدافعت پیدا کی جاسکے گی۔ خیال ہے کہ آئندہ ۵ سالوں میں یہ ٹیکہ عام ہو جائے گا سوئزرلینڈ کی ایک کمپنی نے چھ ماہ کے دوران تین سو افراد پر تجربات کئے ہیں یہ لوگ بہت زیادہ سگریٹ پیتے تھے مگر ٹیکہ کے بعد اس عادت کو چھوڑ بیٹھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں...... میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے“ (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

”تمباکو کے بارہ میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اسے اسلئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے“ (البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

## ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تفصیل سے ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ اجتماعات قادیان میں منعقد ہوں گے اس کے مطابق ہر مجلس کے عہدیداران وممبران اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔

مجلس انصار اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع: 16-17-18 ستمبر کو ہوگا۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع 20-21-22 ستمبر کو ہوگا۔

لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع 20-21-22 ستمبر کو ہوگا۔

مضامین رپورٹیں ونظم وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام ارسال کریں
اور مالی معاملات سے متعلق خط وکتابت مینجر بدر کے نام کریں

## جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جماعتی روایات کے مطابق جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کئے۔ اور انکی تفصیلی خوشکن رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں ادارہ بدر تنگی صفحات کی وجہ سے صرف انکے نام شائع کررہا ہے۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ پردا، بربلاڈیہ، بسنہ، حیدراباد، بھدرواہ، بدارم، بنگلور، چک ایرچھ، بانو چھپرا، وپانڈے ٹولہ لعل گڑھ، سرکل موتیہاری بہار، خانپور ملکی، اور سرکل تھلک کی جماعتوں تو للی، تمہ پن لی، ہبال، بدربلی، مچندر، سلطانپورہ، ارلکپہ، رانہبلی، دیودرگ، سکندراباد، سونگھڑہ، سرینگر، لیندھرا، زسمپیٹ، کٹا کشاپور، فرید پور، مونگھیر، لدھیانہ، لجنہ اماء اللہ پالگھاٹ، حیدراباد، بھوبنیشور، چاواکاڈ، امروہہ، جے پور، بنارس، جمشید پور، بھدرواہ، پنکال، بنگلور، تاراکوٹ، بھدرک، چک ڈیسنڈ، دہلی، رشی نگر، دھواں ساہی، ساگر، شموگہ، شاہجہانپور، سکندراباد، سورو، سورب، سرینگر، ظہیراباد، وازہ کلا، مرکرہ، لال ٹیکری، کانپور، کاچیگوڑہ، کیندراپاڑہ، کنورٹی، زسم پیٹ، کوڈالی، کٹا کشاپور، کوارتھی، کرڈاپلی، وانیمبلم، قادیان، محبوب نگر، وڈمان، محی الدین پور، مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مرکرہ،

## جلسہ ہائے یوم خلافت

مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جماعتی روایات کے مطابق جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے۔ اور انکی تفصیلی خوشکن رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں ادارہ بدر تنگی صفحات کی وجہ سے صرف انکے نام شائع کررہا ہے۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ چنداپور کاماریڈی، حیدراباد، پالگھاٹ، جموں، بھدرواہ، بھمے کلاں مانسہ، بسنہ، بربلاڈیہ، چک ایرچھ، پردا، بنگلور، بھوبنیشور، جمشید پور، بھاگلپور، کانپور ملکی، بمبئی، پینگاڈی، دیودرگ، رام منڈی (پنجاب) دہلی، سورو، سونگھڑہ، شموگہ، سیتاپور سرکل، مانسہ، ننگل خورد، یمنا نگر، یادگیر، کلکتہ، لدھیانہ، کروناگپلی، کوڈالی، کالیکٹ، مرکرہ، لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ پینگاڈی، بھدرواہ، پنکال، بنگلور، برہپورہ، پردا، بلاری، بنارس، چاواکاڈ، دھواں ساہی، شموگہ، شاہجہانپور، شاہپور، ساگر، کرڈاپلی، مانیکا گوڑا، کٹک، موگرال، وڈمان، مرکرہ، قادیان، کانپور، وانیمبلم، کیرنگ، گوہالپور، خدام الاحمدیہ مرکرہ،

## اندورہ (کشمیر) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ اندورہ کے زیراہتمام ۱۵ مئی کو مسجد احمدیہ میں ایک روزہ صوبائی جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بڑی شان و شوکت سے منعقد کیا گیا۔ صوبائی سطح پر جلسہ کرنے کے لئے صوبائی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ وقائد صاحب علاقائی مکرم نثار احمد صاحب ایتو نے اپنی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں اس بابرکت جلسہ کی میزبانی کے لیے جماعت احمدیہ اندورہ کو موقعہ دیا۔ جس پر احباب جماعت احمدیہ اندورہ نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے لبیک کہتے ہوئے جلسہ کی تیاری قبل از وقت شروع کردی۔ انصار، خدام اطفال ولجنہ نے بھرپور تعاون دیا۔ ایک مخیر دوست نے تعاون دیتے ہوئے خرچ کا نصف سے زائد حصہ دینے کی پیش کش کی۔ جس کو جماعت نے قبول کرلیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اندورہ کے اکثر احباب کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ پھر بھی انہوں نے بھرپور تعاون دیا اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انکی مشکلات کو دور فرما کر بہترین روزگار کے ذرائع پیدا کرے۔

مہمانان کی آمد کا سلسلہ صبح ۱۰ بجے سے شروع ہوا۔ احباب جماعت اندورہ نے نہایت گرم جوشی سے سب کا استقبال کیا۔ احمدی شعراء کی نظمیں بذریعہ لاؤڈ سپیکر دور دور تک گونج رہی تھیں۔ جلسہ سالانہ قادیان کی یاد تازہ ہو رہی تھی۔ وادی کشمیر میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا جلسہ تھا۔ کشمیر کی تقریبا ہر جماعت کے احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ دوصد کے قریب احباب باہر سے تشریف لائے۔ اندورہ کے غیر از جماعت افراد کو بھی دعوتی خطوط بھیجے گئے تھے جن میں سے بہت سے احباب نے جلسہ میں شمولیت کی جلسہ مکرم امیر صاحب صوبائی کی زیر صدارت ٹھیک سوا گیارہ بجے دن کو شروع ہوا۔ جلسہ میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز۔ مکرم عبدالرشید صاحب ضیاء مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ خاکسار نے شکریہ احباب ادا کیا اور آخر میں صدر جلسہ کے اختتامی خطاب و دعا کے ساتھ تین بجے جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کے دوران خدام نے نعتیہ منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جلسہ کی کل حاضری تین صد کے قریب تھی۔

(راجہ منظور احمد خان صدر جماعت احمدیہ اندورہ)

## واقفین نو راجوری (پونچھ) کا پہلا زونل اجتماع

۲۳ رجولائی کو مسجد احمدیہ دھیری ریلوٹ (راجوری) میں ایک روزہ سالانہ اجتماع وقف نو برائے زون راجوری پونچھ منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مرکز سلسلہ قادیان سے مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل، مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد بطور نمائندہ مرکزیہ شامل ہوئے۔ افتتاحی تقریب مکرم منور احمد صاحب تنویر زونل امیر کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت عزیز منصور احمد پرویز واقف نو نے کی۔ بعدہ عزیز اطہر احمد ہلالی واقف نو نے اپنی ٹیم کے ساتھ ترانہ اطفال سنایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی نثار احمد صاحب ساجد معلم سلسلہ اور مکرم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ پونچھ نے وقف نو کی ذمہ داریاں بیان کیں۔ آخر پر مکرم صدر اجلاس نے وقف نو کی اہمیت کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اجتماع میں حاضر ہونے والے تمام واقفین نو بچوں اور انکے والدین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

اختتامی اجلاس مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد واقفات نو نے ترانہ پیش کیا۔ خاکسار نے تمام احباب اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ اس اجتماع میں علاقہ کے ۳۷ واقفین و واقفات نو شریک ہوئے۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم صدر اجلاس نے بچوں سے چند دینی سوالات کئے۔ دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

(محمود احمد پرویز زونل سیکرٹری وقف نو پونچھ)

## صوبائی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش کو امسال صوبائی سالانہ اجتماع مورخہ ۴ رجون کو بمقام چنتہ کنٹہ منعقد کرنے کی سعادت عطا فرمائی الحمد للہ۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر (صف اول) مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر (صف دوم) مجلس انصار اللہ بھارت نے شرکت فرما کر اس اجتماع کی رونق کو مزید بڑھایا۔ اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس اجتماع میں صوبہ کی تمام مجالس سے ۱۵۰ سے زائد انصار بھائیوں نے شرکت کی۔ جس میں نو مبائعین بھی شامل ہیں جو لمبی مسافتیں طے کر کے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اجتماع میں شریک ہوئے۔

اجتماع کی کاروائی نماز تہجد سے شروع ہوئی۔ جو مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرا باد نے پڑھائی۔ نماز فجر اور درس قرآن مجید کے بعد مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے پرچم کشائی کی اور دعا کروائی۔ بعدہ احمدیہ قبرستان میں اجتماعی دعا ہوئی اسکے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جو نہایت دلچسپ رہے۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت ہوا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انصار اللہ کا عہد دوہرایا۔ نظم مکرم محمود احمد صاحب رفیع نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے انصار کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مختصر خطاب فرمایا۔ صدر اجلاس نے بھی انصار بھائیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ افتتاحی تقریب کے بعد نو مبائعین و پرانی مجالس کے الگ الگ علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

امسال اجتماع کے موقعہ پر نو مبائعین و پرانی مجالس کے انصار بھائیوں کے لئے ایک OBJECTIVE TYPE دینی امتحان کا پرچہ دیا گیا جو اجتماع کے موقعہ پر حل کیا گیا۔ یہ پرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کی تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب الوصیت پر مشتمل تھا۔ علمی مقابلہ جات کے بعد شام ۵ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی اس کی صدارت بھی مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے فرمائی۔ خصوصی مہمانان کے طور پر مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب، مکرم قاری نواب احمد صاحب، مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش، سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ مکرم نذیر احمد صاحب طاہر زعیم مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ نے تلاوت کی۔ عہد مجلس انصار اللہ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے دوہرایا۔ مکرم عبد العزیز صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعد ازاں مکرم قاری نواب احمد صاحب نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خطاب فرمایا۔ صدارتی خطاب میں مکرم صدر صاحب نے انصار کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ خصوصی مہمانان کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں انصار کے علاوہ خدام واطفال نے بھی شرکت کی۔ اس طرح حاضری ۵۰۰ سے زائد رہی۔ اجتماع کے انعقاد کی خبریں مقامی تلگو اخبارات ایناڈو، آندھرا بھومی، آندھرا جیوتی، میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں جس سے لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس موقعہ پر ایک پریس میٹنگ بھی ہوئی۔ جس میں مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اخباری رپورٹرز کے سوالات کے جوابات دئے۔

مہمانان کے قیام و طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا تیاری و تقسیم طعام کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ چنتہ کنتہ کے ممبران نے احسن رنگ میں نبھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

(وسیم احمد ناظم انصار اللہ آندھرا پردیش)

# جماعت احمدیہ مالی (Mali) (مغربی افریقہ) کے پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ: عامر ارشاد مبلغ سلسلہ برکینا فاسو)

خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضل اور رحم کے ساتھ اب جماعت احمدیہ اس دور میں داخل ہوچکی ہے جہاں ﴿یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا﴾ (النصر:3) کے نظارے ہر طرف نظر آنے لگے ہیں اور دنیا کے 178 ممالک میں باقاعدہ جماعت کا پودا لگ چکا ہے اور اب یہ پودے بڑھ کر خوشنما درختوں کی شکل اختیار کرتے جارہے ہیں اوران کو بے شمار پھل بھی لگ رہے ہیں جہاں پہلے مختلف ممالک سے بیعتوں کی خبریں ملتی تھیں اب وہاں باقاعدہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہونا شروع ہوگیا ہے اور ہزارہا لوگ ان جلسوں میں شامل ہوتے ہیں اور دنیا کے شرق وغرب میں ہرقوم اس سے فیض پارہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا تھا کہ ہرقوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ان جلسوں کا عظیم الشان انعقاد انقلابی تبدیلیوں کی نوید سنا رہا ہے۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘۔

مغربی افریقہ کا ملک مالی جہاں فرانسیسی زبان بولی جاتی ہے ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں احمدیت کا پیغام 1988ء میں پہنچ چکا تھا لیکن جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا اور مخالفانہ سرگرمیوں کی وجہ سے باقاعدہ رجسٹریشن میں کافی مشکلات کا سامنا تھا لیکن تبلیغی و تربیتی کاموں کا سلسلہ لوکل معلمین کے ذریعہ جاری رہا۔2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالی کو انتظامی لحاظ سے برکینا فاسو کے ماتحت کردیا اور مکرم عمر معاذ صاحب مرکزی مبلغ سلسلہ یہاں کام کررہے ہیں۔ستمبر 2004 میں محترم امیر صاحب برکینا فاسو محترم محمود ناصر ثاقب صاحب نے مالی کا 15 روزہ تفصیلی دورہ کیا، مختلف جماعتوں کے دورے کے ساتھ ساتھ مقامی عاملہ کی میٹنگز کیں۔نئی مجلس عاملہ بنا کر مرکز بھجوائی جس میں مکرم عمر معاذ صاحب کو صدر جماعت کی ذمہ داری سونپی گئی۔محترم عمر معاذ صاحب نے امیر صاحب کی زیر ہدایت ان تھک محنت اور پرزور دعاؤں کے ساتھ اس جماعت میں ایک نئی روح پھونک دی اور جلسہ سالانہ 2004 برکینا فاسو میں حضور کے دورہ کے دوران جب یہاں سے 200 افراد پر مشتمل ایک وفد آیا تو ان کے ایمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک نئی جلا بخشی اور مالی واپس جانے کے بعد یہ فدائیان اسلام و احمدیت جماعت کی ترقی کی خاطر پوری تگ ودو میں لگ گئے اور امسال انہوں نے یہاں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انتہائی کامیاب رہا اور بیشمار برکتوں کا باعث بنا الحمدللہ

## تیاری انتظامات جلسہ

جلسہ سالانہ 23 ، 24/اپریل 2005 کو منعقد ہوا۔جلسہ کی تیاری اور انتظامات کا سلسلہ ماہ مارچ کی ابتدا سے ہی شروع ہوگیا اور ہر جمعہ کی صبح نماز تہجد ادا کی جاتی جس میں جلسہ کی کامیابی کے لئے خصوصی دعا کی جاتی اور پھر نماز جمعہ کے بعد میٹنگ کی جاتی۔پہلی میٹنگ میں دس شعبہ جات پر مشتمل انتظامی کمیٹیاں بنائی گئیں جس میں مکرم بوئے باسیلا صاحب کو افسر جلسہ سالانہ اور محترم اسحاق تراوڑے صاحب صدر خدام الاحمدیہ کو نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا۔اور پھر ہر جمعہ کے دن اس انتظامی کمیٹی کی میٹنگ ہوتی جس میں کام کا جائزہ لیا جاتا۔ان احباب نے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ اَن تھک محنت کی۔جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

## جلسہ گاہ کا جائزہ

جلسہ سالانہ کا انعقاد مالی کے دارالحکومت Bamako باماکو کے ایک اسکول ADF محلہ جلیبو کو میں کیا گیا جہاں پر جماعت کے تمام ممبران نے مل کر تین دن وقارعمل کرنے کے بعد جلسہ گاہ کی شکل دی۔اسکول کی عمارت دو حصوں پر مشتمل ہے ایک حصہ میں لجنہ کی رہائش اور کچن کا انتظام کیا گیا اور دوسرے حصہ میں جلسہ گاہ اور مردانہ رہائش کا انتظام کیا گیا۔جلسہ گاہ کا مین گیٹ لائٹس کے ساتھ سجایا گیا جس پر آنے والوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے لائٹس سے بنا بورڈ لگایا گیا اور اسٹیج کی اسکرین پر خانہ کعبہ اور منارۃ المسیح کی خوبصورت قدرتی پھولوں کے گملوں سے تزئین کی گئی اور اسٹیج کو ایک سادہ اور خوبصورت شکل دے دی گئی۔جلسہ گاہ کے ایک طرف حکومتی عہدیدران، آئمہ کرام اور دیگر مسلم تنظیموں کے ذمہ داران کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا۔اس سلسلہ میں وہاں کے ایک دوست نے پچاس کرسیاں مفت فراہم کیں۔جماعتی روایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ نے سیکورٹی کے اعلیٰ انتظامات کئے تھے۔لیکن اس کے علاوہ حکومت نے بھی پورے جلسہ کے دوران پولیس سیکورٹی مہیا کی جس نے مکمل دیانت داری کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دی اور جماعت کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئے۔

جلسہ گاہ کے ایک طرف طبی سہولت کا انتظام بھی تھا جہاں مفت دوائیاں مہیا کی گئیں اور دوسری طرف جماعتی کتب ورسائل اور کیسٹس کا اسٹینڈ بھی لگایا گیا۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے احمدیت کے پروانے 21/اپریل کو ہی آنا شروع ہوگئے اور یہ سلسلہ جمعہ 22/اپریل کی شام تک جاری رہا جن کا شعبہ استقبال نے پرجوش خیر مقدم کیا اور شعبہ رجسٹریشن کے تحت ان کی رجسٹریشن کی گئی۔

اس جلسہ میں برکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ کے وفود نے شمولیت اختیار کی۔اسی طرح برکینا فاسو کے شہر بوبو جلاسو سے خدام الاحمدیہ کا ایک وفد سائیکلوں پر 600 کلو میٹر کا سفر طے کرکے اس جلسہ میں شامل ہوا۔

## افتتاحی تقریب

معزز مہمانان گرامی کی آمد کے بعد جلسہ کا باقاعدہ آغاز شام 4:15 بجے ہوا۔اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے محترم امیر صاحب برکینا فاسو مالی جارہے تھے کہ بارڈر پر بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہوسکے۔اس لئے بوئے یاگی کیتا صاحب نے اس جلسہ کی صدارت کی۔تلاوت قرآن کریم مکرم باسیکا کولی بالی نے کی اور اس کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار مکرم عبدالرحمن تراوڑے صاحب نے پڑھے بعد ازاں صدر جلسہ نے تمام آنے والے معزز مہمانوں اور حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کے افتتاح کا اعلان کیا۔اس کے بعد ورلڈ اسلامی یونین مالی کے صدر مکرم Bouyagui Kieta صاحب نے تمام معززین اور اتھارٹیز کی طرف سے اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے جماعت کی ترقی کی خاطر اپنی بھرپور حمایت کی یقین دہانی کروائی اور انہوں نے جماعت پر لگائے گئے جھوٹے الزامات کا ذکر کرتے ہوئے جو غیر احمدی احباب کی طرف سے جماعت پر لگائے جاتے ہیں ان کا رد کیا۔اس کے بعد 5:10 بجے مبلغ سلسلہ محترم عمر معاذ صاحب کولی بالی نے جلسہ سالانہ کے اہم موضوع 'نئے دور کے مسائل کا حل اسلام میں' کا تعارف کروایا اور اس تقریر کا حاضرین جلسہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔

اس کے بعد ان خدام کو جو دسمبر 2004 کے اجتماع خدام الاحمدیہ برکینا فاسو میں شریک ہوئے اور انہوں نے مختلف ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کی بنا پر انعامات حاصل کئے، میں انعامات تقسیم کئے گئے اور ان خدام کو جو سائیکلوں پر برکینا سے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے تھے حوصلہ افزائی کے طور پر جماعت مالی کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔مالی کی فٹبال ٹیم اجتماع کے موقع پر اول رہی اور ٹرافی کی حقدار قرار پائی۔اس موقع پر میئر صاحب فاجیگلا Bamako نے خدام کو ٹرافی پیش کی اور جماعت کی علمی اور کھیل کے میدان میں کی جانے والی سرگرمیوں کو بے حد سراہا اور اس طرح یہ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

## دوسرا دن

24/اپریل کی صبح کا آغاز باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ناشتہ اور تیاری کے بعد 8:30 بجے جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم الحاج دوراگو جبریل امیر وفد برکینا فاسو نے کی۔تلاوت قرآن کریم مکرم سیکو تراوڑے صاحب نے اور قصیدہ حضرت مسیح موعود کے اشعار مکرم باسیکا کولی بالی صاحب نے ترنم سے پیش کئے۔اس کے بعد عمر معاذ صاحب نے صداقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی

دوپہر 1 بجکر 15 منٹ پر مجلس سوال و جواب کا آغاز ہوا جس میں تمام سوالوں کے انتہائی تسلی بخش جوابات دیے گئے۔اس مجلس کے اختتام پر ایک گروپ نے بتایا کہ وہ یہاں مباحثہ کرنے کی نیت سے آئے تھے لیکن مجلس سوال وجواب میں ان کے تمام دلائل کا جواب انہیں مل گیا اور ان کے تمام شکوک وشبہات رفع ہوگئے اور ان کے لئے بحث کی گنجائش باقی نہیں رہی۔اس مجلس کے اختتام پر مکرم عمر معاذ صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

## اختتامی تقریب

بعد نماز ظہر وعصر محترم دوراگو جبریل صاحب صدر جلسہ نے خطاب کیا اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور استدعا کی کہ جو سنا ہے اس پر غور کریں اور عمل کریں۔ اس پہلے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر تمام انتظامیہ کو مبارک باد پیش کی اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## اہم شخصیات

اس جلسہ میں قابل ذکر شخصیات میں صدر ورلڈ اسلامی یونین مالی، میئر آف فاجیگلا، ریجن کولی کورو کے جج، کمشنر پولیس، آئمہ کرام اور مختلف اسلامی ایسوسی ایشنز کے عہدیدران تھے۔

## حاضری

اللہ کے فضل سے اس جلسہ میں 20 جماعتوں کے 2500 سے زائد افراد نے شمولیت کی۔

## تاثرات

اڑھائی ہزار مختلف قبیلوں کے افراد جنہوں نے اپنی آنکھوں سے پہلی بار احمدیت کے نظام کو دیکھا اور اس کی سچائی کو سنا وہ پوری طرح سے مطمئن تھے۔انہوں نے بیحد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اگلے سال اپنے تمام دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوں گے۔ایک نے کہا کہ اس قسم کا جلسہ ہر چھ ماہ بعد ہونا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں شاملین تمام حکومتی اور سیاسی عہدیدران نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کے غلبہ کی یہی ایک راہ یعنی احمدیت ہے کیونکہ احمدیت دلائل کی رو سے اسلام کی اصل تعلیمات کو ایسے اعلیٰ رنگ میں پیش کرتی ہے کہ دشمن کا منہ بند ہوجاتا ہے اور احمدیت کا فلسفہ ایسا ہے کہ جو اس سے قبل دینی کتب میں نہیں پایا جاتا۔اس لئے ہر ایک نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کتاب ضرور حاصل کی۔

اس جلسہ میں شامل ورلڈ اسلامی یونین مالی کے صدر جو کہ ایک ریسرچ اسکالر ہیں نے اسٹیج پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وفات مسیح سے متعلق جماعت احمدیہ کی طرف سے جو بھی سائنسی، تاریخی اور تحقیقی دلائل بیان کئے جاتے ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے کی صداقت کو پوری طرح سے مانتا ہوں اور وفات مسیح پر یقین رکھتا ہوں۔

2004ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برکینا فاسو کے دورہ کے دوران نیشنل عاملہ و مربیان کی میٹنگ میں مبلغ سلسلہ عمر معاذ صاحب سے فرمایا تھا کہ اب مالی کو ہلا کر رکھ دیں۔اس جلسہ کے کامیاب انعقاد کے ساتھ پیارے آقا کے اس حکم کو پورا کرنے کا آغاز ہوچکا ہے۔قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں بڑی بڑی کامیابیاں عطا فرمائے اور دشمن کے شر سے جماعت کو محفوظ رکھے۔آمین۔

❁❁❁❁❁

اخبار بدر
خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں
یہ بھی تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے

**وصایا**:::وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر 15662** میں شکوری بیگم زوجہ حکیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 72 سال تاریخ بیعت جون 1984، ساکن ہتھلانہ ڈاکخانہ منظور اضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہتھلانہ میں رہائشی کمرہ جو خاوند نے مجھے دیا ہوا ہے لاگت 50,000 روپے۔ مہر بذمہ خاوند 2700 روپے دوعدد بالیاں سونے کی ۲۲ کیرٹ قیمت 1500 روپے وزن 2.500 گرام۔ ایک عدد انگوٹھی سونے کی موجودہ قیمت 1500 روپے 2.500 گرام۔ دوعدد پازیب چاندی کی موجودہ قیمت 200 روپے۔ 3.5 تولے۔ دوعدد سوت لچھا چاندی -/1200 روپے 15 تولے دوعدد چاندی کی پازیب -/250 چار تولے۔ کل میزان -/57350۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رئیس احمد — الامۃ شکوری بیگم — گواہ شد حکیم الدین

**وصیت نمبر 15663** میں سلمیٰ بیگم زوجہ امتیاز احمد ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی۔ ایک عدد ہار دوکانٹے 28.280g قیمت -/17392 ایک عدد ہار کانٹے 26.980g قیمت -/16593 ایک عدد رنگ 1.390g قیمت -/655 ایک عدد رنگ 23 کیرٹ 4.750g قیمت -/3002 ایک عدد بریسلٹ 23 کیرٹ 19.340g قیمت -/12223 میزان -/50065 زیور نقرئی دو عدد چابیوں کے چھلے 52.000g قیمت 546 روپے۔ ایک جوڑی پائل 60.840g قیمت -/639 ایک عدد رنگ 4.440g۔ -/47 ایک عدد ہار کانٹے 24.300g قیمت -/255 چین سیٹ ہار 16.680g قیمت -/175 میزان -/1662 مزید ایک کوکا 200 روپے۔ حق مہر 15000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد امتیاز احمد ننگلی — الامۃ سلمیٰ بیگم — گواہ شد شریف احمد

**وصیت نمبر 15664** میں امتیاز احمد ننگلی ولد مکرم نذیر احمد ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد منیر احمد ننگلی — العبد امتیاز احمد ننگلی — گواہ شد شریف احمد

**وصیت نمبر 15666** میں داؤد احمد متعلم جامعہ احمدیہ ولد محمد ابراہیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 480 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد داؤد احمد — گواہ شد محمد ابراہیم خان

**وصیت نمبر 15667** میں سید کلیم احمد عجب شیر ولد سید خلیل احمد عجب شیر قوم سید پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سید وسیم احمد تیماپوری — العبد سید کلیم احمد عجب شیر — گواہ شد سید بشارت احمد

**وصیت نمبر 15668** میں سید نعیم احمد عجب شیر ولد سید وسیم احمد تیماپوری قوم سید پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 430 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سید وسیم احمد تیماپوری — العبد سید نعیم احمد کاشف عجب شیر — گواہ شد سید کلیم احمد عجب شیر تیماپوری

**وصیت نمبر 15669** میں نذر الحق اسلام ولد رمضان شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1970، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک مکان پختہ پانچ مرلہ زمین پر جس کا خسرہ نمبر منسلک ہے جس کی موجودہ قیمت -/2,50,000 ہے قادیان میں نزد عقب بجلی گھر سول لائن 234(0-16)53(3-9)52(0-4)60R/4 اور (3-5)49R/24/2/1 موضع ابراہیم پور ضلع مرشد آباد میں زمین کل 42 ڈسمل مختلف رقبہ کا پلاٹ خسرہ نمبر 335 JL نمبر 34 توضیع نمبر 14 قیمت اندازاً 20,000 (موضع بھوانی پور میں ایک عدد پلاٹ 16-1/2 ڈسمل کل رقبہ پلاٹ نمبر 312/311, 9-1/2 قیمت 50,000 روپے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2595 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد امین ندیم معلم وقف جدید — العبد نذر الحق اسلام — گواہ شد صغیر احمد طاہر

**وصیت نمبر 15670** میں ارضیہ بی بی زوجہ نذر الحق اسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال تاریخ بیعت 1970 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 9999 روپے کے بدلہ زمین موضع بھوانی پور بنگال میں بارہ ڈسمل۔ پلاٹ نمبر 311,310,308 قیمت 50,000 روپے۔ زیور طلائی گلے کا ہار وزن تیرہ گرام کیرٹ ۲۲۔ کانٹے ایک جوڑی 6g ۲۲ کیرٹ کل زیور ۱۹ گرام قیمت اندازاً دس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد امین ندیم — الامۃ ارضیہ بی بی — گواہ شد مبارک احمد بٹ

**وصیت نمبر 15671** میں غزالہ ارم بنت عبد العزیز اصغر قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ بالیاں ایک جوڑی ۲۳ کیرٹ وزن 1.650 گرام۔ ۲۔ بالیاں ایک جوڑی ۲۳ کیرٹ وزن 1.020 کل وزن 2.670 قیمت 1600 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عبد العزیز اصغر — الامۃ غزالہ ارم — گواہ شد مامون الرشید تبریز

**وصیت نمبر 15672** میں سیدہ لمۃ الباسط زوجہ نشاط احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات: (۲۲ کیرٹ ہیں) ہار ایک عدد وزن ۹ گرام قیمت /4100 کان کا جھمکا ایک عدد 2.50 گرام -/1900 روپے۔ انگوٹھی ایک عدد ۳ گرام 700 روپے۔ ناک کا پھول 2.50 ملی گرام 75 روپے۔ ٹوپس ایک عدد 2 گرام 600 روپے۔ کان کی بالی ایک عدد 2 گرام 800 روپے۔ میزان 18.050g نقرئی زیور ایک انگوٹھی 5 گرام قیمت 50 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد طارق سلمان — الامۃ سیدہ لمۃ الباسط — گواہ شد نوید الفتح

**وصیت نمبر 15673** میں محمد اسد اللہ ولد چوہدری محمد عبد اللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ — العبد محمد اسد اللہ — گواہ شد قریشی انعام الحق

**وصیت نمبر 15674** میں عبد الحی ولد عبد القیوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از وظیفہ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد عبد الحی — گواہ شد ارشد علی صدیقی

**بقیہ صفحہ ( 1 )**

سے نہ دیکھو بلکہ اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھو ورنہ یہ نعمتیں نعمت نہیں بلکہ لعنت بن جائیں گی فرمایا رزق کی بے شک تلاش کرو لیکن یاد رکھو کہ تمہارے رب کا عطا کردہ رزق ہی سب سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے قناعت اور سادگی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بے نظیر نمونے بیان فرمائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری شرعی نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپ کو حکومت بھی عطا فرمائی تھی لیکن آپ کی زندگی میں ہمیں تخت و حکومت کے شاہانہ نظارے نظر نہیں آتے بلکہ اس عظیم مقام نے آپ کے اندر سادگی پیدا کر دی تھی۔

اس عظیم اعزاز نے آپ کے اندر کسی جاہ و جلال کا اظہار پیدا نہیں کیا۔ آپ اللہ کے حکم کے مطابق اپنی امت کو یہ سمجھانے والے تھے وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ (العنکبوت65)

آپ گھر میں بھی ہمیشہ مسکینی اور سادگی کا درس دیتے تھے گھر کے چھوٹے چھوٹے معمولی کام خود کر لیتے تھے ۔صحابہ کے ساتھ جب سفر پر ہوتے تو اپنے لئے بھی کوئی کام ضرور تجویز کرتے ایک مرتبہ سفر کے دوران آپ نے اپنے لئے جنگل سے لکڑی لانے کا کام سپرد کیا اور باوجود صحابہ کے منع کرنے کے پھر بھی آپ نے یہ کام کیا۔ اور کدال لیکر پتھر کو توڑنے میں صحابہ کی مدد کی۔

آپ اپنے بچوں کو بھی سادگی اور قناعت کا سبق دیتے تھے ایک مرتبہ آپ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ چکی پیس پیس کر ان کے ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں جو غلام آئے ہیں اور بعض لوگوں میں تقسیم بھی کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی ایک انہیں بھی دیا جائے حضرت فاطمہ کا یہ پیغام سنکر آپ ان کے گھر چلے گئے اور ان سے کہا کیا میں تم کو غلام کے حاصل کرنے سے زیادہ اچھی بات نہ بتاؤں تم لوگ روزانہ ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اور یہ فرما کر انہیں سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی حضرت فاطمہ کی جب شادی ہوئی تو ان کو جہیز میں ایک چادر، چمڑے کا گدیلہ، آٹا پیسنے کی چکی، مشکیزہ اور دو گھڑے دیئے اور نہایت سادگی میں شادی کی۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے اپنے گھر گئے جو آپ کے گھر کا نقشہ کھینچا وہ اس طرح تھا انہوں نے بتایا کہ جب وہ حضور کے گھر گئے تو حضور کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت عمر کو دیکھ کر حضور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ دیکھا کہ آپ کی پشت مبارک پر چٹائی کے نشان پڑے ہیں مکان سب خالی پڑا ہے کوئی زینت کا سامان نہیں دیوار پر تلوار لٹک رہی ہے حضرت عمرؓ یہ حالت دیکھ کر رو پڑے آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اے عمر تم کو کس چیز نے رلایا انہوں نے عرض کیا کہ قیصر و کسریٰ تو شاہانہ زندگی گذارتے ہیں اور آپ دو جہاں کے بادشاہ ہیں اور آپ کا یہ حال ہے آپ نے فرمایا عمر مجھے اس دنیا سے کیا غرض میں تو اس مسافر کی طرح گذارہ کرتا ہوں جو گرمی کی شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستا لے اور جب پسینہ سوکھ جائے تو چل دے۔

اگر کوئی غریب آدمی آپ کو دعوت پر بلاتا تھا تو آپ ضرور اس کی دعوت میں شامل ہوتے تھے آپ نہایت منکسر المزاج تھے بیوگان و یتامیٰ کے ساتھ چلکر ان کی حاجات خود پوری کر دیا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ کی زندگی اتنی سادہ تھی کہ آپ کے پاس ہر کوئی آ جا سکتا تھا۔ یہاں تک کہ مدینہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی اپنے کسی کام کیلئے آپ کو کہیں جانے کیلئے کہتی تو آپ اس کے ساتھ چل دیتے آپ کی خوراک اس قدر سادہ تھی کہ غربت کے دنوں میں صرف کھجور اور پانی پر گذارہ کیا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کبھی نہیں کھائی عام طور پر نیچے دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتے تھے۔

مسجد نبوی ہی آپ کا دربار تھا اس کے باوجود اس دربار میں رعب دیگر بادشاہوں سے زیادہ تھا اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز اقتباسات پیش فرمائے اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے سادگی اور قناعت کو اپنائیں۔

✿✿✿

**اعلان نکاح:** مورخہ یکم جولائی 05 کو خاکسار نے مکرمہ زمرد دہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبد الغنی صاحب میر ساکن اونہ گام کولگام کا نکاح ہمراہ مکرم شیخ جاوید احمد صاحب بن مکرم شیخ احد اللہ صاحب ساکن ماندوجن کشمیر 35000 روپے حق مہر پرادگام کولگام میں پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ)


نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments

احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233


# ضروری اعلان

## ازطرف قاضی جماعت احمدیہ حیدر آباد

**(۱) بنام مکرم حمید اللہ صاحب ساکن یرہ پاڑ (کاماریڈی) نظام آباد بابت خلع**

بذریعہ اعلان ھذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کے خلاف آپ کی اہلیہ مکرمہ امینہ فاطمہ صاحبہ نے قضاء ھذا میں ایک مقدمہ بابت خلع بتاریخ 5.9.04 دائر کیا ہے۔ آپکو بذریعہ پوسٹ رجسٹرڈ کاپی دعویٰ مع نوٹس تاریخ پیشی کی اطلاع دی گئی۔ اور صدر جماعت کاماریڈی و سرکل انچارج وقف جدید کے ذریعہ بھی اطلاع بھجوائی گئی۔ تا حال آپنے قضا میں رجوع نہیں کیا اعلان ھذا کی اشاعت کے بعد 15 دن تک حاضر قضا نہ ہونے کی صورت میں فیصلہ یکطرفہ صادر کیا جائے گا۔

**(۲) بنام مکرمہ امۃ الکریم ناز صاحبہ بنت مکرم موئد احمد سلیجا ساکن کانپور یو پی بابت طلاق**

بذریعہ اعلان ھذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کے خلاف آپ کے شوہر مکرم وسیم احمد صاحب انصاری حال مقیم امریکہ نے اپنے وکیل کے ذریعہ ایک مقدمہ بتاریخ 6.3.05 قضاء ھذا میں دائر کیا ہے۔ جسکی اطلاع مع دعویٰ بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ یادگیر و کانپور کے پتہ جات پر ارسال کی گئی۔ اور تاریخ پیشی کی اطلاع بھی دی گئی۔ ازروئے قواعد قضا آپکو مدعی کے وکیل کی طرف سے پیش کردہ تین طلاق نامے ابتک ارسال کئے جا چکے ہیں تا حال آپ کی طرف سے قضاء ھذا میں کوئی جواب پیش نہیں ہوا۔ اعلان ھذا کی اشاعت کے بعد 15 دن تک حاضر قضا نہ ہونے کی صورت میں ازروئے قواعد کاروائی کی تکمیل ہوگی۔ (قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد)

## گمشدہ رسید بک

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ حلقہ ننگل (قادیان) کے نام اشو ہوئی رسید بک نمبر 6743 گم ہو گئی ہے لہٰذا اس رسید بک کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے احباب اس رسید بک پر کسی بھی نوع کا کوئی جماعت چندہ ادا نہ کریں

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

**بقیہ صفحہ ( 8 )**

امسال شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ کی مجموعی حاضری 17046 رہی۔ دو بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مہمانوں کے ساتھ ظہرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں تمام معزز مہمانوں نے جن کی تعداد ہزار سے زائد تھی حضور انور کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

Stephen Harper (لیڈر آف کنزرویٹو پارٹی) Hon.Joe Volpe (آنریبل جو والپے) منسٹر آف امیگریشن Greg Sorbara، (منسٹر آف فنانس) DeepakObhari، RahimJaffer ممبران پارلیمنٹ اور چاروں شہروں کے میئرز کو حضور انور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

کھانے کے بعد حضور انور مہمانوں کے درمیان تشریف لے گئے اور مختلف مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ بہت سے غیر مذاہب کے افراد حضور انور کے ساتھ انتہائی عقیدت اور محبت سے ملتے رہے اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ مہمانوں سے ملاقاتوں کا یہ سلسلہ قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

### فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور چار بجے جلسہ گاہ سے واپس چیس ولیج تشریف لے آئے۔ چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں، ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات دس بجے تک جاری رہا۔ اس دوران امریکہ کی جماعتوں، واشنگٹن، پوٹامک، ڈیلس، نارتھ ورجینیا، ہیوسٹن، نیو یارک، سینٹ پال، کلیولینڈ، لاس اینجلیز، سیراکیوز، سلور سپرنگ، شکاگو، لارل، بالٹی مور، ڈیٹرائیٹ، ملواکی، تو سان فینکس، بوسٹن اور فلاڈلفیا کی ۱۰۲ فیملیز کے ۴۹۶ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت السلام میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

### نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے چودہ نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی

(باقی آئندہ شمارہ میں)

## اعلان دعا

مکرم سی مبارک احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کوڈالی Liver کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ موصوف نہایت مخلص اور ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کرنے والے اور مرکز سے محبت رکھنے والے دوست ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حافظ مظہر احمد طاہر قادیان)

**تصحیح ::** بدر مجریہ 19 جولائی کے صفحہ 15 کی شائع شدہ وصایا میں وصیت نمبر 15642 کی پہلی لائن میں غلطی ہو گئی ہے قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ ادارہ اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے اصل عبارت اس طرح ہے ۔ ''میں فاطمۃ الزہرہ بنت مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم قوم احمدی''

## آئینہ پاکستان

# پاکستان میں پریس کی ''آزادی'' کا کارنامہ

## جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل پر پابندی اور ملازمین کی گرفتاریاں

۷راگست کو بی بی سی نے اپنی خبروں میں اپنے لاہور کے نمائندہ سلمان زیدی کے حوالہ سے یہ خبر نشر کی کہ پاکستان میں قریباً 12 احمدی جماعت کے اخبارات ورسائل پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کر کے احمدی افراد کے خلاف کیس درج کرلیا ہے ضلع جھنگ کے ایس ایس پی کے حوالہ سے بتایا گیا کہ ان اخبارات میں ایسا مواد شائع ہوا ہے جس سے دوسرے فرقہ کے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اس لئے ایسا قدم اٹھایا گیا ہے۔ احمدی جماعت کے نمائندہ نے اس کی تردید کرتے ہوئے بتایا کہ پولیس کی یہ رپورٹ سراسر غلط اور جھوٹ ہے جماعت احمدیہ کے کسی اخبار میں ایسا کوئی مواد نہ شائع ہوا ہے نہ ہوتا ہے جس سے کسی بھی مسلمان بھائی کی دل شکنی ہو بلکہ یہ صرف احمدیت سے تعصب اور دشمنی میں ایسا قدم اُٹھایا گیا ہے۔

بعد کی تفصیلی خبروں کے مطابق معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کے سولہ کے قریب اخبارات وجرائد کے مدیران، پبلشرز اور پرنٹرز کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ جبکہ پریس میں موجود دو ملازمین کو بھی گرفتار کرلیا گیا ہے۔ سیل کئے جانے والے چھاپہ خانوں میں ضیاء الاسلام پرنٹنگ پریس اور نصرت آرٹ پریس شامل ہیں جبکہ ان کی جماعت کے ترجمان روزنامہ الفضل کے دفاتر بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام جرائد اور اخبارات کے مدیروں اور پرنٹر پبلشرز کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں چھاپہ خانوں کے دو ملازموں کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ دیگر افراد کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپہ مار رہی ہے۔

بی بی سی کے نمائندہ نے رپورٹ میں یہ بھی کہا کہ اس جماعت کو 1974 میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ایک آئین پاس کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور انہیں حکومت کے اعلیٰ عہدوں سے برطرف کیا گیا تھا اس ضمن میں احمدیوں کی طرف سے اکثر یہ شکایت رہی ہے کہ اس آئین کے تحت ہمیشہ احمدیوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس سلسلہ میں بین الاقوامی انصاف کے ادارے بھی کئی بار آواز اٹھا چکے ہیں۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک طرف جنرل مشرف صاحب کی حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ پاکستان میں تمام فرقوں اور جماعتوں کو تمام حقوق حاصل ہیں اور پریس کو پوری پوری آزادی حاصل ہے اور غنڈہ گردی فرقہ پرستی کا حکومت قلع قمع کر کے رکھ دے گی لیکن عملاً پاکستان میں خاص طور سے جماعت احمدیہ کے افراد کو ہمیشہ قربانی کا بکرا بنایا جاتا رہا ہے۔ جب بھی پاکستان میں اندرونی طور پر ملاؤں نے سر اٹھایا اور حکومت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تو برسر اقتدار حکومت نے ہوا کے رخ کو بدلنے کیلئے اور ملاؤں کو خوش کرنے کیلئے احمدیوں کے خلاف کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر کے اُن کو ظلم وستم کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ اس میں شک نہیں کہ پاکستان میں ملاؤں کی یہ پوری کوشش رہی ہے کہ کس طرح جماعت احمدیہ کو شرعی قانون کے نفاذ میں ملوث کر کے ان کی تمام حرکات وسکنات کو بند کر دیا جائے اور مکمل طور سے بنیادی حقوق سے انہیں محروم کر دیا جائے۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

# پاکستان :: 7 سال میں 66 ہزار قتل

پاکستان میں گزشتہ سات برسوں کے دوران چھیاسٹھ ہزار قتل، سولہ ہزار خواتین کی عصمت دری اور پچاس ہزار افراد کو اغوا کرنے کے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ یہ اعداد وشمار منگل کے روز پارلیمان کے ایوان بالا یعنی سینیٹ میں وفاقی وزیر داخلہ نے پروفیسر خورشید احمد کے پوچھے گئے سوال کے تحریری جواب میں پیش کئے ہیں مقدمات کی صوبہ وار تفصیل بھی پیش کی گئی ہے۔ اور اس اعتبار سے صوبہ پنجاب پہلے نمبر پر ہے۔

باقی تینوں صوبوں اور اسلام آباد میں درج ہونے والے مقدمات سے پنجاب میں ہونے والے مقدمات دوگنے ہیں۔ وزیر داخلہ کے مطابق سن 98 سے لیکر 2004ء تک چاروں صوبوں اور اسلام آباد میں مجموعی طور پر قتل، عصمت دری، اغوا، شاہراہوں پر لوٹ مار، کار چوری، گھروں سے چوری اور بچوں کے ساتھ زیادتی یا اغوا کی کل پانچ لاکھ چالیس ہزار کے لگ بھگ وارداتیں رپورٹ کی گئیں۔ سب سے زیادہ گھروں سے چوری کے مقدمات یعنی تین لاکھ ستاسی ہزار رپورٹ ہوئے جن میں سے تین لاکھ ترسٹھ ہزار سے زیادہ صرف پنجاب میں مقدمات درج ہوئے۔ جرائم کی نوعیت کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر قتل اور تیسرے نمبر پر اغوا کی وارداتیں ہوئیں۔ اس عرصہ میں وزارت داخلہ کے مطابق اٹھارہ ہزار سے زیادہ کاریں چھینی گئیں سب سے زیادہ کاریں صوبہ سندھ میں چھینی گئیں جن کی تعداد ساڑھے گیارہ ہزار ہے۔ پنجاب میں کار چھیننے کے ساڑھے تین ہزار مقدمات درج کئے گئے وزیر داخلہ نے ایک اور سوال کے جواب میں ایوان کو مطلع کیا ہے کہ پچاس ہزار سے زیادہ اغوا کی وارداتوں میں سے پندرہ سو مقدمات اغوا برائے تاوان کے درج ہوئے ہیں ان کے مطابق تاوان کیلئے اغوا ہونے والے تیئیس مغویوں کو ہلاک کر دیا گیا جبکہ باقی رہا ہو گئے اس جرم میں ملوث بائیس سو ملزمان کو گرفتار کیا گیا گرفتار شدگان میں سے ساڑھے سات سو کے خلاف چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے ان میں سے ایک سو نوے کو سزائیں ہوئیں ایک سو پچاسی ملزمان رہا کر دیئے گئے اور باقیوں کے خلاف مقدمات زیر التوئی ہیں۔ ☆

## مولانا فضل الرحمٰن کو دوبئی ہوائی اڈہ پر روک لیا گیا

پاکستان کی قومی اسمبلی کے قائد حزب اختلاف اور متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن کو دوبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر روک دیا گیا۔ متحدہ عرب امارات میں پاکستانی سفیر کی مداخلت پر پہلے تو مولانا فضل الرحمٰن کو ایئرپورٹ سے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی تھی مگر پھر کسی وجہ سے انہیں ایئرپورٹ پر ہی روک لیا گیا۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنما حافظ حسین احمد نے بتایا کہ مولانا فضل الرحمٰن لیبیا سے دوبئی پہنچے تو ان کو ایئرپورٹ حکام نے روک لیا اور کہا کہ ان کو دوبئی میں داخلے کی اجازت نہیں ملے گی۔ حافظ حسین احمد کے مطابق قائد حزب اختلاف کے پاس دوبئی کا ویزا تھا اور انہیں دو دن قیام کے بعد سعودی عرب جانا تھا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ پاکستان کی حکومت نے اس بات کو دانستہ چھپانے کی کوشش کی اور مولانا فضل الرحمٰن کو دوبئی ایئرپورٹ پر روک لئے جانے کے باوجود وہاں کے پاکستانی سفارت خانے نے کچھ نہیں کیا جب کہ وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کا کہنا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن کو متحدہ عرب امارات کی حکومت نے بلیک لسٹ کیا ہوا ہے جس کے باعث اب انہیں پاکستان ڈی پورٹ کر دیا جائیگا۔ ☆

# مذہبی منافرت پھیلانے والی مساجد، مذہبی کتابوں کی دکانیں

# ٹونی بلیئر کی بند کرنے کی تجویز

وزیر اعظم ٹونی بلیر کی تجویز ہے کہ ایسی تمام مساجد، مذہبی کتابوں کی دکانیں اور ویب سائٹس کو جو مبینہ مذہبی منافرت پھیلا رہی ہیں بند کر دینا چاہئے۔ بی بی سی کو ایک انٹرویو میں مسٹر کینیڈی نے متنبہ کیا ہے کہ اگر وزیر اعظم بلیر نے مذہبی نفرت کے نام پر غیر ملکیوں کو ملک سے نکالا تو بین الاقوامی سطح پر برطانیہ کی ساکھ متاثر ہوگی۔

برطانیہ کی عدلیہ کے سربراہ یا لارڈ چانسلر لارڈ فلیکز نے بہرحال دہشت گردی کے خلاف قوانین میں سختی کرنے کے حکومت کے فیصلے کی حمایت کی ہے ان کا کہنا ہے کہ ہمیں متعین اہداف کے خلاف بھرپور اور مضبوط اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ ہم عوام کو وہ تحفظ فراہم کر سکیں جو ان کا حق ہے یہ افراد ہی ہیں جو نوجوان لڑکوں کو خودکش بمبار بننے پر اکسا رہے ہیں اور ہم نے انہیں افراد کو نشانہ بنایا ہے۔ اگرچہ برطانوی حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت کنزرویٹو پارٹی کے سربراہ مائیکل ہارورڈ نے ان نئے اقدامات کی حمایت کی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ بھی اس خیال سے خوش نہیں ہیں کہ قوانین افراد کو نظر میں رکھ کر بنائے جائیں سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس وقت ملک میں یہ بحث چل رہی ہے کہ کس طرح انسانی جانوں کی حفاظت اور انسانی حقوق کے احترام میں توازن قائم رکھا جائے۔ ☆

## پانچ سو انتہا پسند مسلمانوں کو برطانیہ بدر کرنے کا فیصلہ

### فہرستیں تیار، ان میں کئی امام بھی شامل، 100 مسلمان اگلے ماہ نکال دیئے جائیں گے

پی ٹی آئی کی ایک خبر کے مطابق لندن میں دہشت گردانہ حملوں کے بعد انتہا پسندوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے برطانوی حکام 500 انتہا پسند مسلمانوں کو جن میں ایک درجن مذہبی امام بھی ہیں آئندہ دو ہفتوں میں ان کے دیشوں کو واپس بھیج دیں گے۔ یہ اقدام وزیر اعظم ٹونی بلیر کے گزشتہ ہفتے دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کو نکالنے کے اعلان کے بعد کیا گیا ہے۔ امیگریشن حکام کو پہلے ہی انٹیلی جنس ایجنسی ایم ۱۵ کی طرف سے مرتب کردہ ناموں کی فہرست دے دی ہے اور حکام کو کارروائی کرنے کیلئے کہہ دیا گیا ہے سب سے پہلے ایک درجن انتہا پسند اماموں کو واپس بھیجا جائے گا لیکن دوسرے سینکڑوں غیر ملکی انتہا پسندوں کو جن میں کچھ اسلامک بک شاپ کے مالکان مصنف ٹیچر اور ویب سائٹ آپریٹر ہیں انہیں بھی واپس جانا ہوگا نیوز آف دی ورلڈ اخبار نے لکھا ہے کہ پچھلے چار ہفتوں میں پولیس آپریشن تیزی سے چل رہا ہے اور وزارت داخلہ کے ایک افسر نے کہا ہے کہ ہمارا ردعمل بھی اتنا ہی تیز ہوگا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پانچ سو نام انتہا پسندوں کی واچ لسٹ سے لئے گئے ہیں جو کہ انٹیلی جنس سروس نے پچھلے پانچ سالوں میں مرتب کی ہے۔ ان کی شناختوں کو خفیہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ چھپ نہ سکیں یا قانونی طور پر عدالت میں چنوتی نہ دے سکیں۔ ایک سو کے قریب لوگوں کو آئندہ ماہ نکال دیا جائے گا۔ ہوم آفس اور خارجہ آفس دونوں کے حکام نے بتایا ہے کہ مزید ایک سو غیر ملکی باشندوں کو اس سال کے آخر تک ان کے دیشوں کو واپس بھیجا جائے گا اور تین سو سے زیادہ انتہا پسندوں کو اگلے سال بھیجا جائے گا جب نئے قوانین لاگو ہو جائیں گے جن کی رو سے انہیں برطانوی شہریت سے محروم کیا جا سکے گا۔ ☆

## [illegible]

ملک کے مسلم رہنماؤں نے اپنے مذہب کو دیگر مذاہب کے لوگوں سے روشناس کرانے اور آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے ایک مباحثہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ مسلمانوں کے خلاف جاری ناجائز مہم کا تدارک کیا جا سکے قومی اقلیتی کمیشن کے چیف ترلوچن سنگھ نے اعلیٰ مسلم رہنماؤں کے ساتھ میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں کو بتایا کہ اس قسم کی ذمہ داری سب پر عائد ہوتی ہے۔ میٹنگ میں جہاد کی اصطلاح کو غلط طریق سے استعمال کرنے کی بھی مذمت کی گئی مسلم رہنماؤں نے ۷ جولائی کو لندن میں ہونے والے بم حملوں کی بھی مذمت کی اور عالمی برادری سے کہا ہے کہ انفرادی طور پر کی گئی اس کارروائی کو کسی مذہب سے نہیں جوڑا جائے۔ ☆

## ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم سلطان احمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد کی بطور امیر جماعت سکندرآباد کی منظوری برائے سال جولائی 2004 تا جون 2007 عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 Tuesday 16 AUG 2005 Issue No 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

# چند دہائیوں سے فرقہ وارانہ تشدد کی آفت نے پاکستان کو زچ کر رکھا ہے

## کیا ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں
## کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جو اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا
## جس کی ۹۸ فیصد آبادی مسلمان ہے لیکن یہاں ہر آدمی مسجد میں جانے سے گھبراتا ہے

چند روز قبل پولیس نے دو بہنوں (جن کی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے درمیان ہوگی) کو مبینہ طور پر پاکستان میں فرقہ وارانہ خودکش حملوں کی منصوبہ بندی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اُن کے چچا (جو لشکر جھنگوی کے ایک مشہور کارکن تھے جسے حال ہی میں سن ۲۰۰۴ء میں کراچی میں ۴۵ افراد کو ایک خودکش حملے میں بھون ڈالنے کے جرم میں سزائے موت دی گئی ہے) نے ان کو تربیت دی تھی اگر یہ دونوں لڑکیاں کامیاب ہو جاتیں تو پاکستان میں عورتوں کا یہ پہلا کامیاب خودکش حملہ ہوتا جبکہ پچھلے چند ہفتوں میں کراچی اور اسلام آباد میں دو خودکش حملے کئے جا چکے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی انسانی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ ایک واقعہ میں بریلوی امام کے عرس میں شریک ۱۸ افراد زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

دوسرا واقعہ کراچی کی مدینۃ العلم مسجد میں ہوا۔ جس میں ۱۵ افراد لقمہ اجل بن گئے۔ مذہبی تشدد کے نتیجے میں انسانی زندگیوں کا ضیاع نہ صرف الم انگیز ہے بلکہ قابل نفرت بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ امر خاصا تکلیف دہ ہے کہ ایسے واقعات اب پاکستان میں کوئی اچنبھے کی بات نہیں رہے۔

چند دہائیوں سے فرقہ وارانہ تشدد کی آفت نے پاکستان کو زچ کر رکھا ہے۔ حالیہ فرقہ وارانہ جھگڑوں میں خودکش بمباری ایک نئی اور پریشان کن چال ہے۔ جسے جائز حکمت عملی کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کی مذمت اور مقابلہ کر کے اس کو روکا جانا چاہئے۔ کیا اس سے کوئی نیکی یا بہادری ظاہر ہوتی ہے؟ جو کہ ایک آدمی اپنے آپ کو جلا کر خاکستر کردے اور اپنے اردگرد کے لوگوں اور عبادت گاہوں کو بے دریغ تباہ و برباد کردے یا کسی مسجد میں صرف مسلمانوں کو ہی موت کے گھاٹ اتار دے؟ کیا ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جو اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا۔ جس کی ۹۸ فیصد آبادی مسلمان ہے لیکن یہاں ہر آدمی مسجد میں جانے سے گھبراتا ہے۔

پاکستان کے مذہبی ٹھیکے داروں اور ملاؤں کو اس خونی رجحان کے وسیع اثرات و نتائج کے بارے میں پوری آگاہی کی ضرورت ہے۔ یہ ان حضرات کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ انسانی جسم کو بطور مہلک ہتھیار استعمال کرنے کے بارے میں عقل کے ناخن لیں۔

۷ امئی کو پاکستان کے اٹھاون مختلف دینی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے مذہبی علماء نے خودکش بمباری کے خلاف ایک فتویٰ دیا۔ لیکن اس کا دائرہ کار پاکستان میں مسلمانوں کا مسلمانوں کو قتل کرنے تک محدود رکھا اور اس سے فلسطین اور کشمیر کی آزادی کی تحریکوں کو مستثنیٰ رکھا۔ یہ رائے جو رویت ہلال کمیٹی کے صدر مفتی منیب الرحمٰن نے دی ہے خلافِ عقل اور عملاً بیکار محض ہے۔

فتوے میں موجود علاقائیت اور آزادی کی تحریکوں کا استثنیٰ اسے ناقابل قبول اور غیر معقول بنا دیتا ہے ایسا لگتا ہے کہ اسے سیاسی ضرورتوں کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اور سنجیدہ اسلامی قانونی سوچ کو کام میں نہیں لایا گیا۔

اولاً اسلام آفاقی دین ہے۔ بقول علامہ اقبال ''اسلام نہ تو قومیت پرست ہے نہ ہی شہنشاہیت کا دین ہے۔ جبکہ یہ ایک اقوام کی لیگ ہے۔ جو ملکی حدود کو نسلی امتیازات کی شناخت کے لئے استعمال کرتا ہے۔''

''اسلام ابتداء ہی سے ایک سول سوسائٹی کی داغ بیل ڈالتا ہے۔ جو قرآن کریم کے سادہ قانونی اصولوں پر استوار کی گئی ہے۔

یہ اصول لچکدار ہیں ترقی اور پھیلاؤ کے صلاحیت رکھتے ہیں۔ وقت کے ساتھ نئی تشریحات سامنے آجاتی ہیں۔ جو اپنی ذات میں آفاقی ہیں جو اپنے اطلاق میں عصری قومی ریاست تک محدود نہیں ہیں۔

توجہ طلب امر یہ ہے کہ مسلمان معاشروں میں دہشت گردی کے مرتکب افراد غیر مسلموں کے قتل کرنے میں یقین نہیں رکھتے ہیں۔ طویل عرصے کی محنت کے بعد اُن کے ذہن کو بدل دیا جاتا ہے کہ وہ یقین کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو قتل کرنا جہاد ہے۔ جو اسلام کی مختلف توجیح کرتے ہیں (اور انسان اُن سے اختلاف رکھتا ہے اور مذہب عقیدے اور سوچ میں ان سے الگ ہے۔ مٹا دینے کے قابل ہے)

تمام دنیا میں ''سچے'' اسلام کو پھیلانے کے پہلے قدم کے طور پر قلبہ رانی ضروری ہے۔ اس لئے پاکستان میں مسلمانوں کے خلاف خودکش حملوں کی مخالفت کے فتوے کے باوجود عسکری جماعتوں کے نزدیک ایسے حملوں کی منصوبہ بندی کرنا ضروری سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی یہ سرگرمیاں اُن کے نزدیک اس فتوے کے ذیل میں نہیں آتیں۔ خودکش دہشت گردی صرف پاکستان کے لئے انتظامی مسئلہ نہیں ہیں بلکہ یہ تباہ کن طرز عمل ہے۔ جو تصور اسلام کو بدنام کرتی ہے۔ ایمان کے اخلاقی اور دینی پہلو کو ناقابل اعتبار بناتی ہے اور پاکستان کے قیام کے مقصد کے بھی خلاف ہے۔ ایک مہذب معاشرے کے بارے میں رابرٹ اے پیپ کی کتاب شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق (Robert A pape dyinu to win. The strategic logic of suside terrorism) پاکستان، سعودی عرب اور مراکو کے بعد القاعدہ کے خودکش بمباروں میں تیسرا بڑا شریک کار ہے۔ یہ اب کوئی ایسے حیران کن اعداد و شمار نہیں رہے۔ لیکن اس کتاب کا مرکزی پہلو یہ خودکش دہشت گردی کی تاریخی روئداد ہے۔

بدقسمتی سے دور حاضر میں خودکش دہشت گردی کو جہادی کلچر اور اسلامی روح پر مبنی سمجھا جا رہا ہے۔ لیکن پیپ اپنے قارئین کو یہ یاد دلاتا ہے کہ کوئی پندرہ سال قبل خودکش بمباری کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ ایک چال تھی جو سری لنکا کے باغی تامل ٹائیگرز نے اپنی جدوجہد آزادی کے لئے اختیار کی تھی۔ اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہ تھا۔ خودکش بمبار جو اپنے آپ کو جلا ڈالتے تھے وہ بدلے میں انعام کے طالب ہوتے تھے یعنی کرائے کے سپاہی تھے نہ کہ مذہبی جنونی۔ ۹۰ کی دہائی کے ابتدائی دنوں میں خودکش بمباری کو اسلام کے ساتھ جوڑا جانے لگا۔ جب فلسطین کی جدوجہد آزادی کی تنظیم نے اسرائیلیوں سے لڑنا شروع کیا۔ اگرچہ چند اسلامی علماء کے فتووں نے شریعت کے تحت خودکش بمباری کو ناجائز قرار دیا۔

مسلمانوں کا اس بارے میں بالعموم معذرت خواہانہ رویہ تھا اور وہ اسے فلسطینیوں کا آخری حربہ قرار دیتے تھے۔ جو اسرائیل کے خلاف غیر مساویانہ جنگ میں مایوس ہو کر مجبوری کی حالت میں اختیار کرتے تھے۔

اسلامی دنیا میں کوئی بھی اُن اخباری تراشوں اور ٹیلی ویژن کی خبروں (جن میں اسرائیلی عورتوں اور بچوں کو خودکش بمباروں کے ذریعے مارا جاتا تھا) کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے صرف اسی صورت میں جائز قرار دیا جاتا تھا جو سلوک اسرائیلی فوج فلسطینی مردوں۔ عورتوں اور بچوں سے روا رکھے ہوئے تھی۔ اس طرح ان ناجائز ہتھکنڈوں کا جواز اجتماعی مسلم ضمیر، دفاع کے طور پر پیش کرتا تھا۔ جو انتہائی مجبوری کی حالت میں ایک جائز اور واجب مقصد تھا۔ یعنی آزادی فلسطین۔

بعد میں القاعدہ نے اس تدبیر کو ہائی جیک کر لیا اور امریکہ اور اُس کے حامیوں کے خلاف بے تحاشا استعمال کیا کہ اسے اب اسلامی طریقہ واردات اور جہاد کا جائز مقام دے دیا۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے پہلے کئی سالوں سے مسلمان علماء اور لیڈر یا تو انسانی جسم کو بطور ہتھیار استعمال کرنے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا کرتے ہیں۔ لیکن پھر کھلم کھلا اس جرم کی ترغیب و تحریص دلانے لگے۔ نہ تو مسلمانوں کی رہنمائی کی اور نہ ہی اسلامی قانون کے تحت اس ظالمانہ جنگی حربے کے جواز کے بارے میں کوئی سوال اُٹھایا۔ خصوصاً پاکستانی مذہبی علماء نے اپنے فتوے سے اس کو مزید تقویت دی ہے۔ جس سے فلسطینی تحریک کو خودکش بمباری کا جواز میسر آتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس فتویٰ سے فائدہ پہنچنے کی بجائے زیادہ نقصان ہوتا ہے قطع نظر اس کے اس سے خودکش حملوں کا بعض حالات میں جواز نکلتا ہے۔ یہ کوئی مسلمہ شریعت نہیں کہ خودکش حملوں کو کن حالات میں جائز قرار دیا جائے اور دوسری صورت حال میں ناجائز کہا جائے۔ پاکستان میں خودکش حملوں کی حالیہ فراوانی سے تو اس کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اب بھی وقت ہے کہ پاکستانی اور دنیا کے علماء باہم مل کر اس مسئلہ کا کوئی حل نکالیں۔ اور شریعت کی روشنی میں رہنمائی کریں۔

(بحوالہ ہفت روزہ ''لاہور'' 30 جولائی 05)

اخبار بدر کی قلمی و مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں